ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان

نیکیوں کی مالا

ملتا ہے کیا نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ لے

مترجم
حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

تقدیم
ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

نظر ثانی
محمد عمران اقبال

ہدیہ برائے
محترم القاری حافظ فیض اللہ
کے لیے
فقط

نام کتاب: .... **نیکیوں کی مالا**

ملتا ہے کیا نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ لے

تالیف : .... ابو عبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان

مترجم : .... حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

تقدیم : .... ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

تاریخ اشاعت: 2011

ابو عبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان

نیکیوں کی مالا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ
الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا كُلُّ
حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ (الروم: ۳۱، ۳۲)

یعنی نماز کا اہتمام رکھو، اور ان مشرکین سے نہ بنو جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے، گروہ در گروہ بن گئے، اور ہر پارٹی بس اسی میں مگن ہے جو اس کے پاس موجود ہے۔

عرض ناشر

یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت دینی شعور سے بے بہرہ ہے۔عملی لحاظ سے ہماری دینی حالت اچھی نہیں۔ہمارے بہت سے مسلمان بھائی اور بہنیں دین حنیف کے نماز جیسے نہایت عظیم الشان رکن سے غافل ہیں۔مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہیں رہے۔پھر آٹے میں نمک کے برابر جو مسلمان بھائی نماز پڑھتے بھی ہیں،ان میں سے بھی بہت کم احباب ہیں جو صحیح طریقے سے مسنون آداب وتعلیمات کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔افسوس......!!

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

بحیثیت مسلمان اس ملال انگیز صورت حال کا ازالہ کرنا ہم سب کا انفرادی اور اجتماعی فریضہ ہے۔ہم سب پر لازم ہے کہ ہم اپنے گھروں میں دینی تہذیب کے فانوس روشن کریں۔ہمارے محلوں،ہماری مارکیٹوں،ہمارے بازاروں اور لالہ زاروں میں جو بھائی نماز نہیں پڑھتے انھیں پیار بھرے مخلصانہ طریقے سے مسجد میں لائیں۔خود نماز سیکھیں اور انھیں سکھائیں۔جو ہمارے رہبر اعظم نے خود پڑھی تھی۔صحابہ کرام کو سکھا کر کفر وشرک کے سفینے ڈبو دیے تھے۔فضیلۃ الشیخ ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان نے یہ کتاب اسی غرض وغایت سے لکھی ہے کہ تمام مسلمان بھائی نماز کی عظمت وفضیلت سے آگاہ ہو جائیں اور حصول فضائل کے لیے پورے ذوق وشوق سے نماز پڑھیں۔

اس سلسلے میں مؤلف نے نماز کے لیے گھر سے نکلتے وقت سے نماز سے فراغت کے بعد واپس گھر پہنچنے تک کے فضائل و برکات اتنی تفصیل جمیل سے تحریر فرما دیے ہیں

کہ اسے پڑھنے والا کوئی شخص نماز سے غفلت نہیں برت سکتا۔ یہی خوبی اس کتاب کی جان اور روح ہے۔ پھر حافظ محمد مصطفیٰ راسخ حفظہ اللہ نے اس کا اردو میں اتنا سلیس اور نفیس ترجمہ کر دیا ہے کہ اسے معمولی اردو پڑھنے والا فرد بھی نہایت آسانی سے پڑھ سکتا ہے اور حسن عمل کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

پس یہ کتاب خود بھی پڑھیے اور اپنے تمام عزیز واقارب اور دوست واحباب کو بھی اسے پڑھنے کی ترغیب دیجیے۔

اس کتاب کی تیاری میں جہاں میں مؤلف اور مترجم کے لیے دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے وہاں میں جناب محترم قاری فہد اللہ مراد صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کتاب کی طباعت واشاعت میں مفید مشوروں سے نوازا۔

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں تعاون کرنے والا ہر شخص میرے شکر وسپاس کا ہمیشہ مستحق رہے گا۔

حافظ نوید احمد

عرض مترجم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ أَمَّا بَعْدُ......!

نماز وہ عظیم الشان عبادت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام عبادات کا مرکز عمل قرار دیا ہے اگر نماز قائم ہے تو تمام اعمال قائم ہیں اور اگر نماز میں کوتاہی ہے تو تمام اعمال منہدم ہو جاتے ہیں۔ اقرار شہادتین کی بدولت دائرہ اسلام میں داخل ہو جانے کے بعد سب سے پہلے نماز ہی کا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ نماز جہاں اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم اور بنیادی رکن ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے تقرب کا بھی سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ نماز دین کا ستون ہے کہ جس پر اسلام کی عمارت قائم ہے اگر اس دلآویز عمارت سے اسے نکال دیا جائے تو ایک لمحہ میں انہدام کا شکار ہو جائے۔ نماز جنت کی کنجی ہے کہ جس کے بغیر جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے۔

نماز مومن کی معراج ہے جس کے ذریعے سے بندہ بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہو کر اپنی عاجزی، بے بسی، عبدیت اور ذلت کا اظہار اور اللہ رب العزت کی بڑائی، حمد و ثنا قدرت اور الوہیت کا اقرار کر کے اپنی معراج تک پہنچتا ہے۔ نماز سرور کونین ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومنوں کی فلاح کا ضامن ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○﴾

[المؤمنون 23:1،2]

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح پالی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔''

نماز کسی بھی حالت میں معاف نہیں ہے، سفر ہو یا حضر، امن ہو یا جنگ، صحت ہو یا

بیماری، گرمی ہو یا سردی ہر حال میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔

نماز وحدت امت کا عملی اظہار ہے جس میں مختلف قوموں اور نسلوں کے باوصف لوگ ایک ہی لڑی میں موتیوں کی طرح پروئے چلے جاتے ہیں اور امت کے جسد واحد ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ ابوالکلام آزاد نے وحدت امت کے اس عملی اظہار کو ان حسین الفاظ میں بیان کیا ہے:

''نماز ہی وہ عظیم عمل ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے، کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں لیکن یکا یک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر مواد بالکل ایک جسم واحد کی شکل اختیار کر لیتا ہے سب کے وجود ایک ہی صف میں جڑے ہوئے، سب کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے، سب کے قدم ایک ہی سیدھ میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب، قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں، جھکاؤ ہے تو تمام صفیں بیک وقت جھکی ہوئی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متحد و ممزوج، سب کے دل ایک ہی کی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی کے ذکر میں مترنم، پھر دیکھو سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے، جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی باگ ہوتی ہے۔ جب چاہے سب کو جھکا دے، جب چاہے سب کو اٹھا دے۔'' (ارکان اسلام: ۱۲۶)

شاید اسی منظر کو جب اقبال رحمہ اللہ نے محسوس کیا تو کہا:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نماز وہ عظیم الشان عبادت ہے جس کا اہتمام سابقہ انبیائے کرام بھی کرتے آئے

ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہیں۔

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾

(ابراھیم 14: 40)

''اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا۔''

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اوصاف حسنہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی اور اپنے اہل وعیال کو اس کی تلقین کرنے کا تذکرہ بھی فرمایا ہے:

﴿وَ کَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ﴾ (مریم 19:55)

''وہ اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم دیتے تھے۔''

امام الانبیاء سید الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ اتنی لمبی نماز ادا کرتے کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے یہاں تک کہ آپ کی پوری زندگی نماز کی ضیا پاشیوں سے روشن وتابندہ ہے۔

نماز کی اہمیت وفضیلت کا اندازہ اس امر سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ آپ اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں، کہ جب شدت مرض سے بار بار آپ پر غشی طاری ہو جاتی تب بھی نماز کی ہی فکر، دامن گیر تھی۔ بار بار صحابہ کے نماز پڑھنے کے بارے میں استفسار فرماتے۔ یہی فکر لیے صلوۃ صلوۃ صلوۃ پکارتے دار فنا سے دار بقا کی طرف سدھار گئے۔

«اللهم صل على محمد و على آل محمد»

نماز کی اسی اہمیت کو لوگوں کے قلوب واذہان میں راسخ کرنے اور اس کے فضائل کو اجاگر کرنے کا عزم لیکر میں نے شیخ ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان حفظہ اللہ کی کتاب

[اتحاف المصلین بتتبع الأجور والفضائل من حین الاستعداد بها الی الفراغ منها]

کا اردو ترجمہ کرنے کا پروگرام بنایا، تاکہ اصلاح نفس کا سچا جذبہ پیدا ہو اور نمازوں کی سستی وکوتاہی دور ہو جائے، جو اللہ کی توفیق اور مدد سے پایہ تکمیل کو پہنچ کر آپ کے

ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ کرتے وقت یہ کوشش کی گئی کہ ترجمہ انتہائی آسان، عام فہم اور سلیس ہو جس سے معمولی اردو جاننے والا شخص بھی بآسانی فائدہ اٹھا سکے۔ ترجمے کی سلاست اور روانی کا صحیح فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں کہ میں اپنے اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہو پایا ہوں۔

اس کتاب میں شیخ ابوعبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان حفظہ اللہ نے نماز کی تیاری سے لے کر نماز سے فراغت تک حاصل ہونے والی تمام نیکیوں کو بڑے خوبصورت انداز میں ایک مالا میں پرو دیا ہے، اسی مناسبت سے اس کا نام بھی [نیکیوں کی مالا] منتخب کیا گیا ہے، جو واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور سب کو پوری روح کے ساتھ با جماعت پنج وقتہ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مترجم

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ حفظہ اللہ

0346 4422005

مقدمہ

صلوٰۃ یعنی نماز، فرائض اسلام میں سے ایک اہم ترین فریضہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے خود اس حقیقت کی نشاندہی فرمائی ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر نبی کریم ﷺ سے سوال کیا:

[اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ عِنْدَ اللّٰہِ فِی الْاِسْلَامِ]

''اللہ کے نزدیک اسلام میں کونسی چیز سب سے زیادہ محبوب ہے؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

[اَلصَّلَاۃُ لِوَقْتِهَا وَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاۃَ فَلَا دِیْنَ لَهٗ......] (1)

''نماز وقت پر ادا کرنا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس کا کوئی دین نہیں......''

نماز کی اس قدر زبردست اہمیت کو سمجھنے کے لیے اس مسئلہ کے بنیادی ضابطے پر غور کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی تخلیق کا مقصد وحید اپنی عبادت کو قرار دیا ہے، تا کہ خالق ومخلوق کے درمیان رشتۂ عبدیت کا بہترین اظہار ہو سکے۔ اسی تعلقِ عبدیت کو اپنے خالق و مالک کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا ایک عملی ذریعہ نماز ہے۔ اس تعلق کی بنیادی اور لازمی سطح فرائض و واجبات ہیں جبکہ نوافل کی بہتاب سے انسان کے جسمانی اعضاء، غلامی رب اور عبدیت الٰہ کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اعضاء کی مثال اپنی ذات جل جلالہٗ سے دیتا ہے، حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[كنت سمعه الذی يسمع به وبصره الذی يبصر به ويده التی يبطش بها ورجله التی يمشی بها] (2)

''میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں

(1) شعب الایمان للبیهقی: ۳/۳۹ (2) صحیح البخاری، حدیث: ۶۵۰۲

جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

یہ محبت الٰہی اور تعلق وعبدیت کی انتہا ہے۔ اس تعلق عبدیت کی کم ترین اور بنیادی سطح فرائض کی ادائیگی ہے۔ بصورت دیگر انسان اس عبدیت الٰہی کے زمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔ بعد ازاں وہ چاہے پتھر کی مورتیوں کو پوجے، اپنے جیسے انسانوں کا غلام بنے، درختوں اور جھاڑیوں کو اپنا معبود مانے یا قبروں پہ سجدہ ریز ہو، خالق و مالک کے ساتھ اس کا رشتۂ عبدیت کسی سطح پر بھی برقرار نہیں رہتا جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے:

[بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة] ❶

"بندے (کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق عبدیت) اور شرک و کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو چھوڑنا ہے۔"

گویا نماز ہی وہ حد فاصل ہے جو انسان کو کفر کی اتھاہ گہرائیوں سے اٹھا کر رب کائنات کے ساتھ رشتۂ عبدیت کی بالیدگی پر فائز کر دیتی ہے۔ اور اگر فرضی نماز کی بحسن وخوبی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کو بھی اپنی عبادات کا لازمی جزو بنا لیا جائے تو تقرب الٰہی کی اعلیٰ ترین منزل حاصل کی جا سکتی ہے۔

پھر تمام عبادات اور بالخصوص نماز، مومن کے لیے لذت وسرور اور لطف وسکون کا ایسا ذریعہ بن جاتی ہیں کہ دیگر تمام امورِ لذت آشنائی اس کے سامنے ہیچ اور یکسر ناقابل توجہ ہیں۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

[جعل قرة عيني في الصلاة] ❷

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک (اور سکون) نماز میں رکھ دی گئی ہے۔"

بلاشبہ نماز معرفت وقرب الٰہی کی کلید اور فلاح انسان کی نوید ہے۔ شہادتین کے اقرار

---

❶ صحيح مسلم، الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة: ٨٢

❷ مسند أحمد: ٣/١٢٨

کے ذریعے (کلمہ شہادت پڑھ کر) دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہی جو سب سے پہلا اور فوری فرض لاگو ہوتا ہے وہ نماز ہی ہے، گویا نماز ہی سے تعلق عبدیت کی ابتداء ہوتی ہے۔ مناجات وراز داری کی حد تک قربِ الٰہی کی اعلیٰ ترین منزل بھی نماز ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

[أقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء] [1]

''بندہ سجدے کے حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، پس تم (سجدہ میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''

گویا لذت ایمانی کے سفر کی ابتداء بھی نماز ہے اور انتہاء بھی۔ شریعت اسلامی اور انسانی زندگی میں نماز کی اس قدر زبردست اہمیت کے باوجود انسان دیگر امور زندگی کو زیادہ اہم اور منافع بخش تصور کرتے ہوئے ادائے نماز میں غفلت کا مرتکب ہوتا ہے اپنے ذوق عبادت اور نیکی کے جذبہ وشوق کی تسکین دیگر ذرائع اور امور سے حاصل کر کے مطمئن ہو جاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ نماز میں غفلت کا ارتکاب اس کے لیے دنیا اور آخرت کے خسرانِ مبین کا باعث ہے۔

بقولِ اقبال

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی تھا برسوں سے نمازی بن نہ سکا

اس ''پاپی من'' (گنہگار نفس) کی حریصانہ فطرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز اور متعلقات نماز (اذان، وضو، مسجد) کے فضائل وفوائد کی ایک طویل فہرست بھی مرحمت فرما دی ہے تاکہ تاکید وترہیب کے علاوہ حصولِ نفع کی ترغیب کے ذریعے پابندی صلوٰۃ کا شوق وذوق پیدا ہو سکے۔ احادیث مبارکہ میں بیان شدہ

[1] صحیح مسلم، الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود حدیث:۴۸۲

انہی فضائل و ترغیبات کو فاضل مؤلف ابو عبد اللہ عادل بن عبد اللہ آل حمدان ﷾ نے اتحاف المصلین کے عنوان سے مرتب و مدوّن کیا ہے جسے برادر عزیز حافظ محمد مصطفی راسخ ﷾ نے بہت آسان اردو میں ترجمہ کرنے کے باوجود اصل عربی عبارت کا حسن برقرار رکھا ہے۔ یوں یہ خیابان علم ونظر عربی زبان سے نابلد لوگوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ مختصر مگر بیش قیمت کتابچہ نماز اور دیگر عبادات کے لئے تشویق و ترغیب، قوت عمل کو تحریک دینے کا باعث ثابت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف و مترجم کے علاوہ اس کی اشاعت کا اہتمام کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے اور ان فضائل و آداب اور اجر و ثواب کی مصدقہ خبر دینے والے صادق و مصدوق نبی مکرم ﷺ ان کی آل اور ان کے مقدس ساتھیوں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد حماد لکھوی
ایسوسی ایٹ پروفیسر
پنجاب یونیورسٹی لاہور

نیکیوں کی مالا

آج مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور پر جس ذلت اور ہلاکت تک پہنچ گئے ہیں، اسے دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب، شمال ہو یا جنوب، جدھر بھی نظر اٹھایئے، ہر طرف مسلمانوں کی جھلسی ہوئی بستیاں، بہتا ہوا خون، تڑپتی ہوئی لاشیں، ٹوٹی ہوئی ہمتیں اور گرے ہوئے حوصلے نظر آتے ہیں۔ سامراجی طاقتوں نے ہماری سرزمین میں سازشوں اور شرارتوں کی کاشت کی۔ ہماری معاشیات تباہ کر دیں۔ ہمارے فنون گہنا دیئے، ہمارے علوم اُجاڑ دیئے۔ ہماری وحدت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اور جگہ جگہ ہلاکت بار بم برسا کر ہمارے بہترین علاقوں اور قدرتی وسائل پر قبضہ کر لیا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ظلم مسلسل جاری ہے۔ اس کی کوئی انتہا نظر نہیں آتی۔ ہر نیا دن مسلمانوں کے لیے ذلت کے نئے داغ لے کر طلوع ہوتا ہے اور ہلاکتوں کے نئے انبار لگا کر رخصت ہو جاتا ہے۔...... یہ روح فرسا صورتحال دیکھ کر ذہن میں اکثر یہ سوال اُبھرتا ہے کہ جو ملتِ اسلامیہ ساری دنیا کو سعادت و ہدایت اور امن و برکت کی راہ دکھانے کے لیے آئی تھی، وہ آج اتنی پسماندہ اور درماندہ کیوں ہے کہ خود اپنی جان، مال اور عزت کی حفاظت بھی نہیں کر سکتی؟

اس سوال کے جواب میں بہت سے تاریخی، سیاسی اور معاشی اسباب بیان کیے جا سکتے ہیں لیکن یہ ان کی تفصیل کا موقع نہیں۔ فی الحال اگر ہم اپنی تباہیوں کی صرف ایک ہی بنیادی وجہ بیان کرنا چاہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے وہ نماز پڑھنی چھوڑ دی جو رہبرِ انسانیت حضرت محمد ﷺ نے پڑھنی سکھائی تھی۔ آپ حیران ہو کر پوچھیں گے کہ صرف نماز چھوڑ دینے سے مسلمانوں پر تباہی و بربادی کا اتنا طویل اتنا وسیع اور اس قدر

ہولناک سیلاب کس طرح اُمنڈ آیا جو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتا؟ آیئے اس سوال کا جواب سن لیجیے۔

رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت اسلام کی صدا بلند کی تو سب سے پہلے تمام ابنائے آدم پر یہ حقیقت عیاں کر دی کہ ہمیں اور اس پوری کائنات کو پیدا کرنے والی اکلوتی ہستی صرف اللہ کی ذاتِ عالی ہے۔ اس نے تمام انسانوں کو صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے فکر و عمل کو آزمائے گا۔ جو لوگ خلوصِ دل سے اللہ کی بندگی کا فرض پورا کر دیں گے انھیں اِس دنیا میں بھی حیات طیبہ عطا کی جائے گی اور وہ آخرت میں بھی جنت کے سدا بہار باغوں میں رہیں گے۔ اس کے برعکس جو لوگ اللہ کی بندگی کی بجائے اپنے نفس کی بندگی کریں گے اور من مانی کی زندگی گزاریں گے وہ اس دنیا میں بھی خوار ہوں گے اور آخرت میں بھی جہنم کے شعلوں میں جھونک دیے جائیں گے۔ دوسرے لفظوں میں دراصل اللہ کی بندگی کرنا ہی وہ مقصودِ اعظم ہے جس پر انسان کی دینی اور دنیوی فلاح اور کامیابی کا انحصار ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ عظیم الشان مقصد حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ بس یہی وہ مقصود ہے جس کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسالت مآب ﷺ کے ذریعے نماز کا تحفہ عطا فرمایا۔

اچھی طرح غور کر لیجیے۔ نماز کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ انسان کو اللہ کی بندگی کے لیے تیار کرنے والا نہایت اہم عمل ہے۔ کیا آپ نے کبھی غور فرمایا کہ بجائے خود نماز کا بُلاوا ہی کتنا انقلاب انگیز اور ولولہ خیز اعلان ہے۔ جب موذن پوری بلند آہنگی سے ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کی صدا لگاتا ہے تو یہ درحقیقت ساری دنیا کے جھوٹے خداؤں کے خلاف اعلان بغاوت ہوتا ہے۔ یہ اعلان شیطان، اس کے سارے چیلے چانٹوں اور طاغوتی طاقتوں پر کپکپی طاری کر دیتا ہے۔ اس اعلان کا پہلا بول ہی انسان کو ڈنکے کی چوٹ بتا دیتا ہے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی سپر پاور (Super Power) بھی اللہ کی بڑائی اور

کبریائی کے آگے چھوٹی ہے۔ حقیر ہے۔ بے مایہ ہے۔ بے حقیقت ہے ذرہ بے مقدار۔ فانی ہے۔ ہیچ ہے اور نا قابلِ توجہ ہے۔ صرف ہمارا خالق و مالک قادر مطلق پروردگار ہی سب سے بڑا ہے۔ غالب ہے۔ کار آفرین ہے۔ مشکل کشا ہے، حاجت روا ہے۔ ذرے ذرے پر اُسی کا قبضہ ہے۔ وہ سب سے بڑا شہنشاہ ہے۔ اس کی اٹل قوت نے چاروں طرف سے سب کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ وہ جو جی چاہے کرے۔ کسی کو اس کی مرضی کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔

" حی علی الصلاۃ " آؤ اُس شہنشاہ مکرم کے حضور سر جھکاؤ جو ہمارا پالنہار ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ جس حالت میں بھی ہو۔ جس کام میں بھی مصروف ہو، اُسے چھوڑ دو۔ فوراً اُٹھو۔ نکلو اور اللہ کے دربار عالی میں چلو۔ رکوع و سجود کی سوغات پیش کردو۔ وہ فلاح و کامیابی کے خزانے بانٹ رہا ہے۔ آؤ اور اپنی جھولیاں بھر لو۔ ...... جب نماز کی طرف بلاوے کے بول ہی اس قدر انقلاب انگیز اور ولولہ خیز ہیں تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خود نماز کیسی کایا پلٹ دینے والی چیز ہو گی۔

ہمیں بتا دیا گیا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں نماز پڑھنے آؤ۔ بروقت آؤ۔ پاکیزہ بدن ہو کر آؤ۔ پاک لباس پہن کر آؤ۔ اُس شخص کو اپنا امام بناؤ جو قرآن کریم کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اُس کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ قدم سے قدم ملاؤ۔ بالکل سیدھی صفیں بناؤ اور سینے پر ہاتھ باندھ کر شہنشاہ اعظم کے حضور غلاموں کی طرح مؤدب کھڑے ہو جاؤ، اب امام کی آواز پر لبیک کہو۔ وہ قیام کرے تو تم بھی قیام کرو۔ وہ رکوع میں جائے تو تم بھی جھک جاؤ۔ وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدے میں سر رکھ دو۔ وہ بیٹھے تو تم بھی بیٹھ جاؤ۔ وہ سلام پھیر دے تو تم بھی نماز سے فراغت پاتے ہوئے سلام پھیرو اور اپنے آس پاس کے سب لوگوں پر سلامتی کی دعا بھیجو۔

اسلام چاہتا ہے کہ ہماری ساری زندگی صفتِ صلاۃ پر آ جائے۔ ہم اتفاق رائے.

سے ایسے شخص کو اپنا حاکم بنا لیں جو سب سے زیادہ صاحب علم، صاحب دانش اور صاحب کردار ہو۔ جس طرح ہم نماز میں ایک امام کی اطاعت کرتے ہیں اور شانے سے شانہ ملا کر نماز پڑھتے ہیں اسی طرح پوری امت مسلمہ ایک بنیان مرصوص بن جائے۔ جس طرح نماز میں محمود و ایاز ایک ہو جاتے ہیں اس طرح وہ زندگی کی ہر آزمائش میں بھی ایک ہو جائیں۔ امیر اور غریب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھی بن جائیں اور ایک دوسرے کی بھلائی کا اہتمام کریں جس طرح نماز پڑھنے کے لیے ہمیں قرآن پڑھنے اور ضروری شرعی علم سیکھنے کی ضرورت ہے اسی طرح ہم زمانے اور زندگی کے ہر شعبے میں علم و بصیرت کے چراغ روشن کریں اور ترقی کی راہ پر پیش قدمی کرتے چلے جائیں۔ مسلمان بھائیوں کا خاص خیال رکھیں۔ زندگی کی شاہراہ پر انھیں اپنے ساتھ لے کر چلیں۔ سب کے لیے بھلائی اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور رہیں۔ نماز زندگی کی تنظیم کرتی ہے۔ فکر ونظر کی روشنی بڑھاتی ہے اور ہر لمحہ اللہ کی بندگی کے لیے بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ نماز ہی ہمیں احساس تحفظ سے روشناس کراتی ہے جس طرح ہم ایک امام کے پیچھے رہ کر اس کی آواز پر لبیک کہتے ہیں ٹھیک اسی طرح اگر کوئی اسلام کا دشمن مسلمانوں پر حملہ کرے تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ مملکت اسلامیہ کے سربراہ کی آواز پر میدان جہاد میں نکل آئیں اور دشمن کے خلاف یک جان ہو کر کھڑے ہو جائیں۔ جب پوری ملتِ اسلامیہ اس طرح یک جان اور یک قالب ہو جائے گی تو بھلا پھر کس کی جرات ہوگی کہ وہ ہم پر حملہ کرے؟

قرآن کریم نے ہمیں حکم دیا ہے:

﴿وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ﴾ (الروم: ۳۱، ۳۲)

یعنی نماز کا اہتمام رکھو، اور ان مشرکین سے نہ بنو جنھوں نے اپنے دین کے ٹکڑے

ٹکڑے کر ڈالے، گروہ در گروہ بن گئے، اور ہر پارٹی بس اسی میں مگن ہے جو اس کے پاس موجود ہے۔

﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ کیا ہم مسنون نماز چھوڑ کر اپنے اتحاد کی قوت سے محروم نہیں ہو گئے؟ کیا آج ہم طرح طرح کی مسلکی ٹولیوں میں نہیں بٹ گئے؟ جبکہ اللہ نے ہمیں ایمان اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر صرف ایک امت بنایا ہے۔ یہ ہمارے انتشار ہی کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ یہ ہمارے موجودہ حالات پر اس آخری آسمانی کتاب کی گواہی ہے جسے ساری مغربی دنیا آج بھی

THE MOST WIDELY HEAD BOOK IN THE WORLD

کہہ کر اس کی حقانیت کا اعتراف کرتی ہے۔

آیئے! ہم سب اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کریں اور شرک، بدعت، انتشار، نااتفاقی، خودغرضی، بدعملی اور کاہلی سے توبہ کریں اور اللہ کی سچی بندگی اختیار کر لیں۔ کیا اب بھی ہمیں کسی تازیانہ عبرت کا انتظار ہے۔

اب خود ہی اندازہ کر لیجیے کہ نماز جیسی عظیم الشان عبادت سے غفلت برت کر مسلمانوں نے اپنے اتحاد، اپنی تنظیم، اپنی یکجہتی، اپنی ترقی اور اپنی حفاظت کی کتنی زبردست خصوصیات کھو دیں اور اپنا کتنا بڑا نقصان کر لیا کہ آج ہم دشمنوں کے لیے تر نوالہ بن گئے۔

کیا مبارک ہیں وہ علمائے کرام جو آج کے ان کٹھن حالات میں بھی ملت اسلامیہ کے فرزندوں کو مسنون نماز سیکھنے اور سکھانے کا ذوق بیدار کرتے ہیں۔ ایسے ہی علمائے کرام میں ایک ممتاز شخصیت ابو عبداللہ عادل بن عبداللہ آل حمدان حفظہ اللہ بھی ہیں جنھوں نے "اتحاف المصلین" کے زیر عنوان یہ کتاب لکھی ہے۔ اردو میں اس کا نہایت آسان اور دلنشین ترجمہ حافظ محمد مصطفیٰ راسخ حفظہ اللہ نے کیا ہے۔ جلیل القدر مولف نے نماز

کے شوق کو جلا بخشنے کے لیے ایک بڑے موثر نفسیاتی گر سے کام لیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ انسان کی طبیعت عاجلانہ ہے اور حصولِ نفع کے لیے بڑی حریص ہے۔ چنانچہ انھوں نے مسنون نماز کے لیے ایک ایک عمل کے زبردست فائدے بتا دیے ہیں۔ انھوں نے اذان سننے کے آداب وفضائل لکھے ہیں۔ نماز کے فضائل و برکات سے آگاہ کیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسنون آداب و اصول کے مطابق وضو کرنے والے کے سارے گناہ صغیرہ معاف فرما دے گا۔ وضو صرف چند منٹ کا عمل ہے لیکن اس کی یہ کتنی زبردست فضیلت ہے کہ محض وضو کی برکت سے بڑے سے بڑے گناہگار بندے کے سارے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ انھوں نے وضو کرنے کے بعد کی مسنون دعائیں بھی درج کی ہیں جن کی صرف یہ فضیلت ہی وجد طاری کر دیتی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ان دعاؤں کو جنت کی کنجیاں قرار دیا ہے۔

اس کے بعد نماز ادا کرنے کا بیان ہے۔ اس میں صحیح مسلم کی ایک حدیث مبارک درج کر کے بتایا گیا ہے کہ نماز جنت میں داخل کر دینے والا عمل ہے۔ اس کے بعد سنتوں کا بیان ہے۔ بتایا گیا ہے کہ فرض نماز تو مسجد ہی میں پڑھنی چاہیے تاہم گھر میں سنتیں پڑھنا افضل ہے۔ اس کی برکت سے گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ پھر دن اور رات میں بارہ رکعت سنتیں پڑھنے کے فضائل و برکات بتائے گئے ہیں۔ گھر سے باہر جانے اور گھر آنے پر دو دو رکعت نماز نفل پڑھنے کا اجر وثواب بتایا گیا ہے۔ باوضو ہو کر مسجد کی طرف جانا، صرف نماز پڑھنے اور قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے لیے جانا۔ نماز کے انتظار میں بیٹھنا، با جماعت نماز پڑھنا، نماز پڑھ لینے کے بعد نماز ہی کی جگہ بیٹھے رہنا۔ ایک وقت کی نماز پڑھ لینے کے بعد دوسرے وقت کی نماز کے انتظار میں رہنا۔ ادائے نماز کے بعد گھر واپس پہنچنے پر اہل خانہ کو سلام کرنا غرضیکہ اذان کی نورانی صدا سننے کے بعد سے لے کر نماز پڑھ لینے تک کے تمام مراحل بالخصوص نماز جمعہ ادا کرنے کے زبردست اجر وثواب کے بارے میں اس کتاب میں قرآن وسنت کی روشنی میں جو

حسنات و برکات درج ہیں وہ اتنے دلنشین اور جاذب توجہ ہیں کہ انھیں پڑھ کر ادائے نماز کا ذوق اُبل پڑتا ہے۔ یہ کتاب خود بھی پڑھیے اور اپنے عزیز اقارب اور احباب کو بھی بطور ارمغان محبت پیش کیجیے۔ جو فرد اور جو معاشرہ اللہ رب العزت کی محبت و اطاعت میں ڈوب کر مسنون نماز پڑھنے کا سلیقہ سیکھ لے گا اسے ساری دنیا کی فوجیں مل کر بھی شکست نہیں دے سکتیں۔ اگر ہم اپنے موجودہ مصائب و مکروہات سے نجات پانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے مسنون نماز سیکھنا اور خشوع و خضوع سے پڑھنا پہلی شرط ہے۔ ہمیں اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک ایک لفظ کا مطلب سمجھتے ہوئے اللہ رب العزت کی محبت میں ڈوب کر پابندی سے نماز پڑھنی چاہیے، اور اس بات کا خوب دھیان رکھنا چاہیے کہ میں اللہ کے حضور کیا معروضات پیش کر رہا ہوں۔ جب ہم خوب دھیان سے سوچ سمجھ کر نماز پڑھیں گے تو ہمارے کردار کی کایا آپ ہی آپ پلٹتی چلی جائے گی۔ قرآن کریم نے ضمانت دی ہے کہ نماز اور صبر اتنی بڑی روحانی قوتیں ہیں کہ ان سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں بڑی مدد لی جاسکتی ہے۔

میں نے یہ کتاب پڑھی تو صحیح احادیث کے نور سے دل و دماغ میں چراغاں ہو گیا۔ یوں محسوس ہوا جیسے میرے روبرو سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ دعوت حق کا از سر نو ظہور ہو رہا ہے۔ فی الجملہ اس کتاب کی اصلی خوبی یہی ہے کہ اس کی ہر سطر ہمارے باطن کو جھنجھوڑتی اور رہ رہ کر یہی احساس دلاتی ہے کہ

؎ یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

احمد کامران

دارالسلام، لاہور

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا:

[خمس صلوات كتبهن الله على العباد، فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد أن يدخله الجنة، ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد إن شاء عذبه، وإن شاء أدخله الجنة]

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص (روز قیامت) ان نمازوں کو لے کر اس حالت میں آیا کہ اس نے ان نمازوں کو ہلکا جانتے ہوئے نہ تو کوتاہی کی ہوگی اور نہ ہی ان کو ضائع کیا ہوگا تو ایسے شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص مذکورہ حالت میں نہ آیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو جنت میں داخل کردے۔''

سنن أبي داود، حديث: ١٤٢٠، مسند أحمد: ٥/ ٣١٥

نماز سے پہلے مسجد میں جلدی آ جانا

نماز کے لئے اوّل وقت آنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول،ثم لم يجدوا الا أن يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير،لاستبقوا إليه،ولو يعلمون ما في العتمة والصبح،لأتوهما ولو حبوا] [1]

''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور صف اوّل میں کیا (اجر وثواب) ہے، پھر وہ قرعہ اندازی کے سوا کچھ نہ پائیں تو اس اجر وثواب کو پانے کے لئے وہ ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ جان لیں کہ اوّل وقت پر آنے میں کیا (اجر وثواب) ہے تو (ضرور) اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کریں اور اگر وہ جان لیں کہ نماز عشاء اور صبح میں کیا (فضیلت) ہے تو ان دونوں نمازوں میں وہ (ضرور) آئیں اگر چہ ان کو گھسٹ کر ہی (کیوں نہ) آنا پڑے۔''

اَذان سے پہلے نماز کے لئے جلدی آنے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحسن عمل قرار دیا ہے اور سلف صالحین جلدی آنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔اَذان سے پہلے مسجد میں آنے کے استحباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تم بدسلوک مزدور کی مانند مت بنو جو بلائے بغیر نہیں آتا۔''

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''۳۰ سال سے (میری حالت یہ ہے کہ) مؤذن اذان کہتا ہے اور میں مسجد میں

[1] صحيح البخاري، حديث:٦١٥.

ہوتا ہوں۔'' ❶

اور فرماتے ہیں:

''کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نماز کا وقت ہوا اور میں نے تیاری نہ کی ہو۔'' ❷

ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''چالیس سال سے (میری حالت یہ رہی ہے کہ) مؤذن کے اذان کہتے ہوئے میں مسجد میں ہوتا ہوں، سوائے اس کے کہ میں مسافر اور مریض ہوں۔'' ❸

سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تیرا اقامت سے پہلے نماز کے لئے آنا نماز کی تعظیم وتکریم ہے۔'' ❹

یہ ایک ایسی سنت نبوی ہے جو متروک ہو چکی ہے جس کو زندہ کیا جانا چاہیے۔ اصل بات یہی ہے کہ ابواب کی ترتیب نماز ہی کے اعمال کے اعتبار سے، اذان سے پہلے آنے، سے ہونی چاہیے تھی، لیکن چونکہ لوگوں کی اکثریت اذان سننے کے بعد ہی نماز کے لئے تیاری شروع کرتی ہے، لہٰذا اس کتاب کی ترتیب اسی نہج پر کی گئی ہے۔ واللہ المستعان

❀❀○❀❀

---

❶ المصنف لابن أبي شيبة:١/٣٥١. ❷ حلية الأولياء:٢/ ١٦٣.

❸ تاريخ أبوزرعة:٦٨٩. ❹ شرح الصحيح لابن رجب:٣/٥٣٣.

توجہ سے اَذان سننا اور اس کا جواب دینا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا سمعتم النداء، فقولو : مثل ما يقول المؤذن] ❶

''جب تم اذان سنو تو مؤذن کی مانند کہو۔''

ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ پہلے لوگ قرآن کے لئے خاموش کروانے کی طرح اذان کے لئے بھی ایک دوسرے کو خاموش کروایا کرتے تھے اور مؤذن کی اذان کا جواب دیتے تھے۔ ❷

اَذان سن کر دعا پڑھنے کی فضیلت

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مؤذن کی آواز سن کر درج ذیل کلمات کہتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

«أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا» ❸

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کی ربوبیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اس کے دین ہونے پر راضی برضا ہوں۔''

اَذان کا جواب دینے کا ثواب

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح البخاری، حدیث:٦١١، صحیح مسلم، حدیث:٨٤٨.

❷ المصنف لعبدالرزاق، حدیث:١٨٤٩.   ❸ صحیح مسلم، حدیث:٣٨٦.

جب مؤذن کہے	:	الله أكبر الله أكبر
تو سننے والا کہے	:	الله أكبر الله أكبر
مؤذن کہے	:	أشهد أن لا إله الا الله
تو سننے والا کہے	:	أشهد أن لا إله إلا الله
مؤذن کہے	:	أشهد أن محمدا رسول الله
تو سننے والا کہے	:	أشهد أن محمدا رسول الله
مؤذن کہے	:	حی علی الصلوٰة
تو سننے والا کہے	:	لا حول ولا قوة إلا بالله
مؤذن کہے	:	حی علی الصلوٰة
تو سننے والا کہے	:	لا حول ولا قوة إلا بالله
مؤذن کہے	:	حی علی الفلاح
تو سننے والا کہے	:	لا حول ولا قوة إلا بالله
مؤذن کہے	:	حی علی الفلاح
تو سننے والا کہے	:	لا حول ولا قوة إلا بالله
مؤذن کہے	:	الله أكبر الله أكبر
تو سننے والا کہے	:	الله أكبر الله أكبر
مؤذن کہے	:	لا إله إلا الله

اور سننے والا خلوص دل سے کہے لا إله إلا الله تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [1]

❁❁○❁❁

[1] صحیح مسلم ،حدیث:۳۸۵.

اَذان کے بعد کی دعائیں

اَذان کے بعد درود پڑھنے کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے:

[إذا سمعتم المؤذن،فقولوا:مثل ما يقول،ثم صلوا عليّ،فإنه من صلى علي صلاة،صلى الله عليه بها عشرا][1]

''جب تم مؤذن کو سنو تو جو وہ کہتا ہے اسی طرح کہو، پھر میرے اوپر درود بھیجو! جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا جانے والا کامل ترین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے والا درود، درود ابراہیمی ہے۔ کیونکہ یہی (درود) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو سکھلایا ہے۔ اس سے اَکمل ترین درود کوئی نہیں ہو سکتا، خواہ کوئی اپنے علم کا جتنا مرضی دعویٰ کرتا رہے۔''[2]

اَذان کے بعد دعا پڑھنے کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[إذا سمعتم المؤذن، فقولوا ! مثل ما يقول،ثم صلّوا عليّ، فإنه من صلى علي صلاة، صلى الله عليه بها عشرا، ثم سلوا الله لي الوسيلة،فإنها منزلة في الجنة لا تنبغي إلا لعبد من عباد الله،وأرجو أن أكون أنا هو،فمن سأل لي الوسيلة،حلت له الشفاعة][3]

''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جو وہ کہتا ہے۔ پھر میرے اوپر درود بھیجو جس

[1] صحيح مسلم، حديث:٣٨٤ [2] زاد المعاد: ٣٩٢/٢. [3] صحيح مسلم، حديث:٣٨٤

نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے الوسیلۃ مانگو۔ یہ جنت میں ایک مقام (مرتبہ) ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کے لائق ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ (بندہ) میں ہی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے الوسیلۃ مانگا۔ قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔"

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے:

[اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ] روزِ قیامت اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ❶

اَذان اور اِقامت کے درمیان دعا ردّ نہیں ہوتی

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا يرد الدعاء بين الأذان والإقامة ؛ فادعوا] ❷

"اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، لہٰذا تم دعا کرو۔"

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! موذنین ہم پر فضیلت لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[قل كما يقولون،فاذا انتهيت،فسل تعطه] ❸

"تو بھی ان (موذنین) کی طرح کہہ، جب تو (اپنی دعا) ختم کرے تو اللہ سے سوال کر تجھے دیا جائے گا۔"

---

❶ صحيح البخاري، حديث:٦١٤. ❷ سنن أبي داود، حديث:٥٢١، مسند أحمد: ٣/١٥٥، ٢٢٥، والزيادة ❸ مسند أحمد:١٧٢/٢،سنن أبي داود ، حديث:٥٢٤، وإسناده حسن.

فضائل وضو

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلاء میں جاتے تو درج ذیل کلمات کہتے:

[اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ] ❶

''اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں اور جنیوں سے۔''

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو کہتے: [غُفْرَانَكَ]

''اے اللہ! تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کرنے کا ثواب

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من لم يستقبل القبلة ولم يستدبرها في الغائط،كتب له حسنة، ومحيى عنه سيئة] ❷

''جس شخص نے قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ نہ کی، اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی ایک غلطی (برائی) معاف کردیجاتی ہے۔''

---

❶ السلسلة الصحيحة للألباني:١٠٩٨ ❷ سنن أبي داود ، حديث:٣٠...... شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کے چند آداب وسنن ہیں، تتبع سنت کے لئے ان کو جاننا اور اتباع رسول اللہ ﷺ میں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

واضح رہے کہ استنجا اور اس کے لیے بیت الخلاء استعمال کرنا نماز کے لیے شرط نہیں، الا یہ کہ اس کی ضرورت ہو۔

سنت طریقہ پر وضو کرنے کا ثواب

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے میرے اس وضو کی طرح کا وضو کیا اور فرمایا:

[من توضأ هكذا، غفرله ما تقدم من ذنبه، وكانت صلاته ومشيه إلى المسجد نافلة] ❶

''جس شخص نے اس طرح وضو کیا، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اس کا نماز اور مسجد کی طرف چل کر جانا زائد (اجر وثواب کا باعث) ہوگا۔''

سیدنا حمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا، وہ ٹھنڈی رات میں نماز کے لیے نکلنا چاہتے تھے، میں پانی لایا۔ انہوں نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ میں نے کہا: آپ کو یہی کافی ہے کہ مکمل وضو کر لیں، رات سخت سردی والی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[لا يسبغ عبد الوضوء إلا غفرالله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر] ❷

''جو شخص (اچھی طرح) مکمل وضو کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

❶ صحیح مسلم، حدیث: ۲۲۹۔ ❷ مجمع الزوائد: ۱/ ۲۳۷۔

وضو کا طریقہ:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ سب سے پہلے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں پر پانی انڈیلا اور ہاتھ دھوئے، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک کو پانی چڑھا کر جھاڑا، پھر اپنے چہرے اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور آخر میں اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، وضو کر لینے کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

[من توضأ نحو وضوئي هذا،ثم صلى ركعتين،لا يحدث فيهما نفسه، غفر له ما تقدم من ذنبه] ❶

”جس شخص نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، ان رکعات میں اپنے آپ سے بات نہ کی، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

وضو کے پانی سے جسم کے گناہ جھڑ جاتے ہیں

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من توضأ فأحسن الوضوء،خرجت خطاياه من جسده،حتى تخرج من تحت أظفاره] ❷

”جس شخص نے احسن انداز سے وضو کیا، اس کے جسم سے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه

---

❶ صحيح مسلم، حديث:٢٢٦. ❷ صحيح مسلم، حديث:٢٤٥.

كل خطيئة نظر إليها بعينيه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل يديه خرج عن يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء أو مع آخر قطر الماء فإذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب] ❶

''جب مسلمان یا مومن آدمی وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو وضو کے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو وضو کے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں کے ذریعے سے کیے تھے، جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔ وضو کر لینے کے بعد وہ گناہوں سے پاکیزہ ہو کر نکلتا ہے۔''

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا توضأ الرجل المسلم خرجت ذنوبه من سمعه وبصره ويديه ورجليه فان قعد قعد مغفورا له] ❷

''جب مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ آدمی بخشا ہوا ہو جاتا ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[تبلغ الحلية من المؤمن حيث يبلغ الوضوء .] ❸

''مومن کا زیور وضو کا پانی پہنچنے کی جگہ تک ہوگا۔''

---

❶ صحيح مسلم، حديث:٢٤٤. ❷ مسند أحمد:٢٥٦/٥، ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے:مجمع الزوائد:٢٢٣/١. ❸ صحيح مسلم، حديث:٢٥٠

ناپسندیدگی کے باوجود وضو کرنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا، ويرفع به الدرجات؟]

''کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جس کے کرنے پر اللہ گناہوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند کر دے۔''

صحابہؓ نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطا إلى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط، فذلكم الرباط][1]

''ناپسندیدگی کے باوجود مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے آنا جانا، نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی پابندی ہے، یہی پابندی ہے۔''

روزِ قیامت اعضائے وضو کا چمکنا

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[إن أمتي يدعون يوم القيامة غرًّا محجلين من آثار الوضوء، فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل][2]

''بے شک میری اُمت کے لوگ قیامت کے دن اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید (اور چمکتے) ہوں گے۔ جو شخص اپنی سفیدی کو لمبا کرنا (اور بڑھانا) چاہتا ہے، وہ ضرور ایسا کرے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم، حدیث:٢٥١.

[2] صحیح البخاري، حدیث ١٣٦، صحیح مسلم، حدیث:٢٤٦.

[إنَّ حوضي أبعد من أيلة من عدن،لهو أشد بياضا من الثلج وأحلى من العسل باللبن،ولآنيتة أكثر من عدد النجوم،وإني لأصد الناس عنه كما يصد الرجل إبل الناس عن حوضه]

''بے شک میرا حوض مقام ایلہ سے عدن تک (کی مسافت) سے زیادہ لمبا ہے، جس کا پانی برف سے سفید اور دودھ ملے شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہے، میں لوگوں کو وہاں سے ایسے ہی روکوں گا جیسے کوئی شخص دیگر لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض پر آنے سے روکتا ہے۔''

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا: اللہ کے رسول! کیا اس دن آپ ہمیں پہچان لیں گے؟

آپ نے فرمایا:

[نعم،لكم سيما ليست لأحد من الأمم، تردون على غرا محجلين من أثر الوضوء]

''ہاں! تمہاری علامات ہوں گی جو کسی دوسری اُمت کے لیے نہیں ہوں گی۔ تم میرے پاس وضو کے نشانات سفید چہروں اور سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ آؤ گے۔''

وضو پر محافظت کرنے والے کے لیے ایمان کا اثبات

سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَان] [1]

''صفائی نصف ایمان ہے۔''

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[سددوا، وقاربوا، واعلموا أن خير أعمالكم الصلاة، ولا يحافظ

---

[1] صحيح مسلم، حديث :٢٢٣.

على الوضوء إلا مؤمن][1]

''قول وفعل میں درستگی (سچائی) سے کام لو اور معاملات میں میانہ روی اختیار کرو اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور مومن ہی وضو پر محافظت کرتا ہے۔''

ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنا رضائے الٰہی کا سبب ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل وضوء][2]

''اگر میں اپنی اُمت پر مشقت نہ سمجھتا تو ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[السواك مطهرة للفم، مرضاة للرب][3]

''مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔''

❀❀○❀❀

---

1. صحیح مسلم، حدیث: ۲۲۳. 2. صحیح ابن حبان، حدیث: ۱۰۳٤، وصححه
3. مسند أحمد: ۱/۱۰، وصحيح البخاري، الصوم، باب سواك الرطب واليابس، تعليقا ومجزما به، وصحيح ابن خزيمه: ۱۳۵، وصححه.

وضو کے بعد کی دعائیں

جنتی دروازوں کی چابیاں

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اچھے طریقے سے وضو کر کے یہ کلمات کہتا ہے، اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“

«أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» ❶

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس شخص نے وضو کر کے یہ کلمات کہے:

[سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ] ❷

”اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔“

اس کے ان کلمات کو ورق میں لکھ دیا جاتا ہے، پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے اور

---

❶ صحيح مسلم، حديث: ٢٣٤. ❷ السنن الكبرى للنسائي: ٩٨٢٩ والمعجم الأوسط، حديث: ١٤٧٨، المستدرك للحاكم: ١/٥٦٤، وصححه

قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔''

مذکورہ بالا فضائل واُمور اس شخص کے لئے ہیں جو بلا اِفراط وتفریط سنت کے مطابق اچھے طریقے سے وضو کرے اور بعد میں مسنون اَذکار پڑھے۔

بسا اوقات وضو کرتے وقت بعض اعضاء خشک رہ جاتے ہیں اور آگ کی وعید کا سبب بن جاتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس شخص کی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

[ویل للأعقاب من النار] ❶

''ایڑیوں کے لئے آگ کی ویل (وادی) ہے۔''

بعض لوگ سنت سے تجاوز کرتے ہوئے اعضاء کو تین مرتبہ سے زیادہ بار دھو ڈالتے ہیں جو سراسر زیادتی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[من زاد فقد أساء وظلم، أو اعتدى وظلم] ❷

''جس آدمی نے (تین مرتبہ سے) زیادہ بار اپنے اعضائے وضو کو دھویا، اس نے گناہ اور ظلم کیا یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے زیادتی کی اور ظلم کیا۔''

---

❶ صحيح البخاري، حديث: ١٦٥، صحيح مسلم، حديث: ٢٤١.

❷ صحيح ابن خزيمه، حديث ١٧٤، وصححه.

نماز اَدا کرنے کا بیان

جنت میں داخل کر دینے والا عمل

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين، مقبل عليهما بقلبه ووجهه، إلا وجبت له الجنة] [1]

''جو مسلمان اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر خضوع وخشوع کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز فجر کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

[يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام، فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة]

''اے بلال رضی اللہ عنہ! اسلام میں کئے گئے ایسے عمل کے بارے بتاؤ جس کے اجر کی اللہ تعالیٰ سے امید ہو، بے شک میں نے جنت میں اپنے سامنے تیرے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔''

بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے اجر کی مجھے سب سے زیادہ امید ہو، سوائے اس عمل کے کہ میں صبح وشام جب بھی وضو کرتا ہوں حسب توفیق نماز ضرور پڑھتا ہوں۔'' [2]

مسند احمد کی روایت میں الفاظ ہیں:

---

[1] صحيح مسلم، حديث: ٢٣٤. [2] صحيح البخاري، حديث: ١١٤٩، صحيح مسلم: ٦٣٢٤.

[ماأحدثت إلا توضأت وصليت ركعتين فقال رسول الله بهذا] ❶

''میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو لازماً وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عمل کے ساتھ تجھے یہ مقام ملا ہے۔''

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[من توضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلي ركعتين،أو أربعا (شك سهل) يحسن فيهما الذكر والخشوع،ثم استغفر الله عز وجل، غفر له] ❷

''جس آدمی نے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر دو یا چار رکعات نماز ادا کی (یہ شک سہل راوی کا ہے) اور ان رکعات کو خضوع وخشوع سے پڑھا، پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی، اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔''

❶ مسند أحمد:٥/٣٥٤، جامع الترمذي، حديث:٣٦٨٩. ❷ مسند أحمد:٦/٤٥٠، ٢٠/٢٧٨.

سنتوں کا بیان

سنتیں گھر میں پڑھنا مسنون ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[صلوا في بيوتكم،ولا تتخذوها قبورا] ❶

''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا قضى أحدكم الصلاة في مسجده فليجعل لبيته نصيبا من صلاته، فإن الله جاعل في بيته من صلاته خيرا] ❷

''جب کوئی آدمی مسجد میں نماز پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر کے لئے بھی نماز کا کچھ حصہ رکھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت ڈالنے والا ہے۔''

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[مثل البيت الذى يذكر الله فيه، والبيت الذى لا يذكر الله فيه ، مثل الحي والميت] ❸

''جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں ذکر نہیں کیا جاتا ان دونوں گھروں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[فعليكم بالصلاة في بيوتكم، فإن خير صلاة المرء في بيته إلا

---

❶ صحيح البخاري، حديث:٤٣٢،صحيح مسلم، حديث:٧٧٧ واللفظ له.

❷ صحيح مسلم، حديث:٧٧٨. ❸ صحيح مسلم، حديث:٧٧٩.

الصلاة المكتوبة][1]

”اپنے گھروں میں لازماً نماز پڑھو، بے شک آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔“

دن اور رات میں بارہ رکعت سنن ادا کرنے کی فضیلت

ام المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة إلا بنى الله له بيتا في الجنة أو إلا بنى له بيت في الجنة][2]

”جو مسلمان بندہ دن اور رات میں اللہ کے لیے فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعت سنن ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے یا فرمایا: اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مانند مروی ہے جس میں ان رکعات کی تفصیل مذکور ہے:

[أربع ركعات قبل الظهر، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب، وركعتين بعد العشاء، وركعتين قبل الفجر][3]

”ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعات۔“

فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها][4]

---

1. صحيح البخاري، حديث: ٧٣١، صحيح مسلم، حديث: ٧٨١. 2. صحيح مسلم، حديث: ٧٢٨. 3. جامع الترمذي، حديث: ٤١٤. 4. صحيح مسلم، حديث: ٧٢٥.

”فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیھا سے بہتر ہیں۔“

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

[لهما أحب إلي من الدنيا جميعا] ❶

”یہ دو رکعات مجھے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا تدعوا ركعتي الفجر وإن طردتكم الخيل] ❷

”فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔“

ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعات کی فضیلت

اُم المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر، وأربع بعدها حرمه الله على النار] ❸

”جس شخص نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات ادا کرنے پر محافظت کی، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا۔“

عصر سے پہلے چار رکعات رحمت الٰہی کا سبب ہیں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[رحم الله امرءا صلى قبل العصر أربعا] ❹

”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جس نے نماز عصر سے پہلے چار رکعات (سنن) پڑھیں۔“

---

❶ صحيح مسلم، حديث :٧٢٥. ❷ مسند أحمد:٢ /٤٠٥، سنن أبي داود، حديث :١٢٥٨.
❸ سنن ابوداؤد: ١٢٦٩ ،جامع الترمذي، حديث :٤٢٨ ،سنن ابن ماجه:١١٦٠. ❹ سنن أبي داود: ١٢٧١ ، جامع الترمذی، حديث: ٤٣٠ وقال هذا حديث حسن غريب و صححه ابن خزيمه، حديث: ١١٩٣، وابن حبان، حديث : ٢٤٤٤ .

گھر سے نکلتے وقت دو رکعتیں نماز پڑھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا دخلت منزلك فصل ركعتين تمنعانك مدخل السوء، وإذا خرجت من منزلك فصل ركعتين تمنعانك مخرج السوء] ❶

''جب آپ گھر میں داخل ہوں تو دو رکعت نماز پڑھیں، یہ گھر میں داخل ہونے کی برائی سے بچاتی ہیں، اور جب گھر سے باہر نکلیں تو بھی دو رکعت نماز پڑھیں یہ گھر سے نکلنے کی برائی سے محفوظ رکھتی ہیں۔''

گھر سے نکلنے کی دعا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات کہے:

[بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ]

تو اس کو کہا جاتا ہے، تو ہدایت پا گیا، تیری ذمہ داری ہم پر ہے اور تو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ دوسرا شیطان کہتا ہے تو ایسے آدمی پر کیسے تسلط حاصل کر سکتا جس کو ہدایت دے دی گئی، اس کی ذمہ داری لے لی گئی اور اس کو محفوظ کر لیا گیا ہے۔'' ❷

---

❶ مسند البزار:٧٤٦/زوائد، قال الهيثمي في مجمع الزوائد :٢٨٤/٢، رجاله موثوقون وهو حديث حسن، كما في شرح الجامع الصغير:٣٣٤/١ .

❷ سنن أبي داود، حديث:٥٠٩٥، جامع الترمذي، حديث :٣٤٢٦ .

باوضو ہوکر مسجد کی طرف جانا

حج کا ثواب

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من خرج من بيته متطهرا إلى صلاة مكتوبة فأجره كأجر الحاج المحرم][1]

''جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہوکر فرض نماز کے لیے نکلتا ہے۔ اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کی مانند ہے۔''

اللہ کی طرف سے رزق اور جنت کی ضمانت

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ثلاثة كلهم ضامن على الله، إن عاش رزق وكفي، وإن مات أدخله الله الجنة، من دخل بيته فسلم فهو ضامن على الله، ومن خرج إلى المسجد فهو ضامن على الله، ومن خرج في سبيل الله فهو ضامن على الله][2]

''تین آدمی ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کا ذمہ اللہ پر ہے، اگر وہ زندہ رہے تو رزق دیا جاتا ہے اور کافی کردیا جاتا ہے اور اگر وہ فوت ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کردیتا ہے۔ وہ تین اشخاص درج ذیل ہیں: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوا اور السلام علیکم کہا وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ جو شخص مسجد کی طرف نکلا وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا وہ بھی اللہ کے ذمہ میں ہے۔''

---

[1] سنن أبي داود، حديث ٥٥٨، مسند احمد: ٥/٢٦٨. [2] سنن أبي داود، حديث: ٢٤٩٤، صحيح ابن حبان، حديث: ٤٩٩، الأدب المفرد، حديث: ١٠٩٤.

اللہ کی خوشی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا يتوضأ أحدكم فيحسن وضوءه ويسبغه،ثم يأتي المسجد لايريد إلا الصلاة فيه،إلا يتبشبش الله عزّوجل به كما يتبشبش أهل الغائب بطلعته] ❶

"جو شخص اچھے طریقے سے مکمل وضو کرتا ہے، پھر مسجد میں آتا ہے اور نماز کے علاوہ اس کا کوئی ارادہ نہیں، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس طرح خوش ہو کر ملتا ہے جس طرح غائب شخص کے آنے پر اسے خوش ہو کر ملا جاتا ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص مسجد کی طرف آتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ضیافت کا اہتمام کرتا ہے۔" ❷

مساجد کو آباد کرنے والوں کے لئے شہادتِ ایمان

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا رأيتم الرجل يعتاد لمساجد فاشهدوا له بالإيمان]

"جب تم کسی شخص کو مسجدوں کی طرف آتے جاتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ (التوبة:١٨)"یقیناً اللہ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔" ❸

❶ سنن ابن ماجه، حديث:٨٠٠،مسند أحمد:٢/٣٤٠. ❷ صحيح البخاري، حديث:٦٦٢، صحيح مسلم، حديث:٦٦٩. ❸ جامع الترمذي، حديث:٢٦١٧، صحيح ابن حبان، حديث :١٧٨١،صحيح ابن خزيمه، حديث :١٥٠٢ و حسنه و صححه.

مسجد میں آنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من توضأ في بيته فأحسن الوضوء،ثم أتى المسجد فهو زائر الله ،وحق على المزور أن يكرم الزائر] ❶

''جو شخص اپنے گھر میں اچھے طریقے سے وضو کر کے مسجد میں آتا ہے، وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر واجب ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کرے۔''

ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند اور ایک برائی کم کر دی جاتی ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[وذلك أنه إذا توضأ فأحسن الوضوء ثم خرج إلى المسجد،لا يخرجه إلا الصلاة،لم يخط خطوة إلا رفعت له بها درجة،وحط عنه بها خطيئة] ❷

''وہ اس لئے کہ وہ اپنے گھر سے اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے پھر صرف نماز کے لئے مسجد میں چل کر جاتا ہے۔ اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ کم کر دیا جاتا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں، جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا:

[إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطا الى المساجد، وانتظار الصلاة بعد الصلاة، فذلكم الرباط] ❸

❶ مجمع الزوائد:۳۱/۲. ❷ صحيح البخاری، حدیث:٦٤٧. ❸ صحیح مسلم، حدیث:۲۵۱.

”ناپسندگی کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی رباط ہے۔“

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا تطهر الرجل ثم أتى المسجد يرعى الصلاة، كتب له كاتباه بكل خطوة يخطوها إلى المسجد عشر حسنات»] [1]

”جب آدمی وضو کر کے مسجد کی طرف چل کر آتا ہے اور نماز کی حفاظت کرتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں دو لکھنے والے (فرشتے) دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔“

ہر قدم کے بدلے میں صدقہ لکھ دیا جاتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[كل سلامى عليه صدقة كل يوم، يعين الرجل في دابته يحامله عليها، أو يرفع عليها متاعه صدقة، والكلمة الطيبة، وكل خطوة يمشيها إلى الصلاة صدقة، ودل الطريق صدقة] [2]

”ہر دن ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے، آدمی کا کسی کو جانور پر سوار کرانا یا اس کا سامان اٹھانا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے۔ راستہ دکھانا صدقہ ہے۔“

گناہوں کی بخشش

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”جس آدمی نے نماز کے لئے اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر نماز کی طرف گیا

---

1. مسند أحمد: ٤/١٥٧، صحيح ابن خزيمه، حديث: ١٤٩٢ صحيح ابن حبان، حديث: ٢٠٤٢.
2. صحيح البخاري، حديث: ٢٨٩١.

اور مسجد میں لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔'' ❶

ہر قدم نماز ہے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[علی کل من الانسان صلاۃ کل یوم]''ہر انسان پر روزانہ نماز ہے۔''

لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ بہت سخت عمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أمرك بالمعروف ونهيك عن المنكر صلاة، وحملك عن الضعيف صلاة، وانحاء ك القذر عن الصريق صلاة،وكل خطوة تخطوها إلى الصلاة صلاة» ❷

'' امر بالمعروف و نہی عن المنکر نماز ہے، کمزور سے بوجھ ہلکا کرنا نماز ہے، راستے سے نجاست کو ہٹا دینا نماز ہے، اور نماز کی طرف چل کر جانے والا ہر قدم نماز ہے۔''

اندھیرے میں مسجد جانے والے کے لئے کی خوشخبری

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[بشِّر المشَّائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة] ❸

''اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن نورتام کی خوشخبری دے دیجئے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، حدیث:۲۳۲. ❷ صحیح ابن خزیمہ، حدیث:۱۴۹۷.

❸ سنن أبي داود:۵۶۱، جامع الترمذی، حدیث:۲۲۳، سنن ابن ماجہ، حدیث:۷۸۱ .

[إن الله ليضيىء للذين يتخلّلون إلى المساجد في الظلم بنور ساطع يوم القيامة] ❶

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اندھیروں میں مساجد کی طرف آنے جانے والوں کے لئے طویل روشنی کا اہتمام کریں گے۔''

مسجد کی طرف چل کر جانے کے نشانات کو لکھ لیا جاتا ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کے اردگرد کچھ مکانات خالی ہو گئے۔ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا، یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا یہی ارادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[يا بني سلمة، دياركم تكتب آثاركم، دياركم تكتب آثاركم] ❷

''اے بنو سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے (قدموں کے) نشانات لکھے جاتے ہیں اپنے گھروں کو لازم پکڑو، تمہارے (قدموں کے) نشانات لکھے جاتے ہیں۔''

گناہوں سے پاکیزگی

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آج رات میرے پاس اللہ تبارک و تعالیٰ خوبصورت اور بہترین صورت میں تشریف لایا...... راوی کہتا ہے میرے خیال میں یہ واقعہ خواب میں پیش آیا...... اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس امر پر جھگڑتے ہیں؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا جس کی ٹھنڈک کو میں نے

---

❶ المعجم الأوسط للطبراني، حديث:٨٤٧، صحيح الترغيب، حديث:٣١٧.

❷ صحيح مسلم، حديث: ٦٦٥.

اپنے سینے یا نرخرے...... میں محسوس کیا اور میں نے زمین و آسمان کی چیزوں کو جان لیا۔ تب اللہ نے کہا: اے محمد ﷺ کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس امر پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! وہ کفارات (کے اجر) میں جھگڑتے ہیں۔ اور کفارات کہتے ہیں:

[المكث في المسجد بعد الصلاة، والمشي على الأقدام إلى الجماعات، وإسباغ الوضوء في المكاره، ومن فعل ذلك عاش بخير، ومات بخير، وكان من خطيئته كيوم ولدته أمه] ❶

''نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، نماز باجماعت کے لئے پیدل چل کر جانا، ناپسندیدگی کے باوجود مکمل وضو کرنا، جو شخص یہ عمل کرے گا وہ خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی مرے گا اور گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اس کی والدہ نے اسے جنم ہے۔''

❶ مسند أحمد: ۳۶۸/۱، جامع الترمذي، حديث: ۳۲۳۳، من حديث معاذ بن جبل وقال فيه: حديث حسن صحيح و سألت محمد بن إسماعيل البخاري عن هذا الحديث، فقال: هذا حديث حسن صحيح.

مسجد میں پہنچنے پر

شیطان سے بچانے والے کلمات

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے:

[أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ،وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] ❶

راوی کہتا ہے کہ جب آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے تو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) شیطان کہتا ہے کہ آج سارا دن یہ آدمی مجھ سے محفوظ ہوگیا۔"

مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتوں کی فضیلت

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور کہا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجلس میں وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور فرمایا:

[من توضأ مثل هذا الوضوء،ثم أتى المسجد فركع ركعتين،ثم جلس،غفر له ما تقدم من ذنبه] ❷

"جس آدمی نے اس وضو کی مانند وضو کیا، پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی اور بیٹھ گیا۔ اس کے گذشتہ گناہ معاف دیے جائیں گے۔"

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس عمل سے غفلت مت کرو۔ میں کہتا ہوں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ کوئی بھی

---

❶ سنن أبي داود، حديث:٤٦٦. ❷ صحيح البخاري، حديث:٦٤٣٣.

شخص دو رکعت نماز پڑھے کے بغیر مسجد میں نہ بیٹھے۔"

نماز کا انتظار کرنے والا نماز (کے حکم) میں ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا يزال أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحبسه، لا يمنعه أن ينقلب إلى أهله إلا الصلاة] ❶

"تم میں سے کوئی ایک شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ گویا کہ نماز ہی میں ہے، کیونکہ اس کو گھر جانے سے، سوائے نماز کے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔"

فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إنَّ الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في مصلاه، ما لم يحدث: اللهم اغفر له، اللهم ارحمه] ❷

"تم میں سے کوئی ایک شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا، اے اللہ! اس کو بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرمائے!"

اللہ کے ہاں قیام کرنے والا لکھ دیا جاتا ہے

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[القاعد على الصلاة كالقانت، ويكتب من المصلين من حين يخرج من بيته حتى يرجع إلى بيته] ❸

"نماز کے لیے بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی مانند ہے۔ گھر سے نکلتے وقت سے

---

❶ صحيح البخاري، حديث: ٦٥٩، وصحيح مسلم، حديث: ٦٤٩. ❷ صحيح البخاري: ٦٥٩.

❸ مسند أحمد: ١٥٩/٤، مسند أبو يعلى: ١٧٤٧، المستدرك للحاكم: ٢١١/١.

لے کر واپس آنے تک وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

مسجد میں دو آیتوں کی تلاوت کی فضیلت

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم صفہ (چبوترہ) میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

[أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو إلى العقيق،فيأتي منه بناقتين كوماوين في غير إثم ولا قطع رحم]

''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر دن وادی بطحان یا عقیق میں جائے اور بغیر گناہ و قطع رحمی کے بلند کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے۔''

ہم نے کہا: ہم سب یہ پسند کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا:

[أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد فيعلم،أو يقرأ آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين،وثلاث خير له من ثلاث،وأربع خير له من أربع،ومن أعدادهن من الإبل][1]

''تم میں کوئی شخص مسجد میں کیوں نہیں جاتا۔ پس وہ کتاب اللہ کی دو آیات سیکھے یا تلاوت کرے، یہ عمل دو اونٹنیوں کے حصول سے بہتر ہے اور تین آیتوں کی تلاوت تین اونٹنیوں سے، چار آیتوں کی تلاوت چار اونٹنیوں سے بہتر ہے اور اتنی ہی تعداد میں اونٹ بھی۔''

سیکھنے اور سکھانے کی نیت سے مسجد میں آنے کی فضیلت

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من غدا إلى المسجد لا يريد إلا أن يتعلّم خيرا،أو يعلمه كان له أجر معتمر تام العمرة،فمن راح إلى المسجد لا يريد إلا ليتعلم

[1] صحيح مسلم، حديث:٨٠٣.

خیرا أو یعلمه فله أجر حاج تام الحجة] ❶

''جو شخص صبح کے وقت خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے مسجد میں آ تا ہے اس کے لیے مکمل عمرے کا ثواب ہے اور جو شخص خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے شام کے وقت مسجد میں آ تا ہے اس کے لیے مکمل حج کا ثواب ہے۔''

ہر نماز کے وقت مسواک کرنا

سیدنا زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[لولا أن أشق علی أمتي لأمرتهم بالسواك عند کل صلاة، ولأخرت صلاة العشاء إلی ثلث اللیل] ❷

''اگر میں اپنی اُمت پر مشقت نہ جانتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک لیٹ کر دیتا۔''

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ ان کی مسواک ہمیشہ ان کے کان پر رہتی تھی جب نماز کے لئے آتے تو مسواک کرتے، پھر دوبارہ کان پر رکھ لیتے تھے۔

تکبیر تحریمہ پالینے کی فضیلت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من صلی لله أربعین یوما في جماعة یدرك التکبیرة الأولی

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی:۸/۱۱۱، ۷٤۷۳، المستدرك للحاکم :۱/۹۱، وقال الهیثمی فی مجمع الزوائد: ۱/۱۲۳، رجاله موثوقون . ❷ صحیح البخاری، حدیث:۸۸۷، من حدیث أبي هریره، جامع الترمذي، حدیث:۲۳، و قال هذا حدیث حسن صحیح.

كتبت له براء تان: براء ة من النار، وبراء ة من النفاق]❶

''جس شخص نے چالیس دن تک تکبیر تحریمہ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں، آگ سے آزادی اور نقصان سے آزادی۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے جن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ایک نے کہا: مجھے اس امر سے کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ میری تکبیر تحریمہ فوت ہوجائے اور مجھے سو اونٹ مل جائیں۔دوسرے نے کہا: مجھے اس امر سے کوئی خوشی نہیں کہ میری تکبیر تحریمہ فوت ہوجائے اور مجھے پوری دنیا مل جائے۔تیسرے نے کہا: مجھے اس امر سے کوئی خوشی نہیں ہوگی کہ امام کے ساتھ میری تکبیر تحریمہ فوت ہوجائے اور میں عشاء سے فجر تک نماز پڑھتا رہوں اور اگر میں ایسا کر بھی لوں تو تب بھی میں نہیں سمجھتا کہ میں نے فوت شدہ (اجر وثواب) کو پالیا ہے۔

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک صحابی کو کہتے ہوئے سنا:

''غالباً وہ بدری صحابی ہیں ...... جو اپنے بیٹے سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ بیٹے نے کہا: ہاں! صحابی نے پوچھا: کیا تم نے تکبیر تحریمہ پالی تھی؟ بیٹے نے کہا: نہیں! صحابی نے کہا: تجھ سے ایک ایسی عظیم الشان شے فوت ہوگئی ہے جو سیاہ آنکھوں والی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔''❷

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پچاس برس سے مجھ سے کبھی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی۔''❸

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ جامع الترمذي، حديث :٢٤١ مـ صولاً، المصنف لعبد الرزاق:٢٠١٩ موقوفاً.

❷ المصنف عبدالرزاق، حديث ٢٠٢١. ❸ حلية الأولياء:١٦٣/٢.

"ایک آدمی نماز سے پیچھے رہ گیا یہاں تک کہ امام نے تکبیر کہہ دی تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شے تجھ سے فوت ہوگئی ہے وہ ہزار سے بہتر ہے۔"[1]

وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اعمش رحمہ اللہ سے تقریباً ۷۰ سال تک کبھی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی اور میں ان کے پاس دو سال تک آتا جاتا رہا ہوں، میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے ایک رکعت بھی قضا کی ہو۔"

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں: ﴿سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الحدید:۲۱)

"تم اپنے رب کی بخشش کی جانب جلدی کرو۔"

مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تکبیر اولیٰ ہے۔ دیگر علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تکبیر اولیٰ اور پہلی صف ہے۔"

ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو تکبیر اولیٰ سے لیٹ ہوتا ہوا دیکھو تو اس سے اپنے ہاتھ دھولو (اس سے لاپرواہ ہو جاؤ)۔"[2]

پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول،ثم لم يجدوا إلا أن يستهموا عليه لاستهموا]

"اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور صف اوّل میں کیا (اجر وثواب) ہے، پھر وہ (اس اجر وثواب کو پانے کے لئے ضرور) وہ قرعہ اندازی کریں۔"[3]

جب کہ صحیح مسلم: ۴۳۹ کے الفاظ ہیں:

---

[1] المصنف عبدالرزاق، حدیث:۲۰۲۰. [2] حلية الأولياء ٢١٥/٤

[3] صحیح البخاری، حدیث:٦١٥، وصحیح مسلم، حدیث:٤٣٧.

[لو تعلمون ما في الصف المقدم لكانت قرعة]

''اگر تم جان لو کہ پہلی صف میں کیا (اجروثواب) ہے تو تم (اس اجر کو پانے کے لئے) ضرور قرعہ اندازی کرو۔''

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تو ہمارے کندھوں اور سینوں کو پکڑ کر فرماتے:

[لا تختلف صفوفكم فتختلف قلوبكم،إن الله وملائكته يصلون على الصف الأول] (1)

''تم اپنی صفوں کو متفرق نہ کرو، ورنہ تمہارے دل بھی متفرق ہو جائیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لیے ایک بار استغفار کرتے تھے۔ (2)

دائیں جانب والی صفوں کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف] (3)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔''

صفیں ملانے کا اجروثواب

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) مسند أحمد:٣٠٤/٤، وسنن ابن ماجه، حديث :٩٩٧. (2) مسند أحمد:١٢٦/٤،سنن ابن ماجه، حديث:٩٩٦، وصحيح ابن حبان، حديث :٢١٥٩.

(3) سنن أبي داود، حديث :٦٧٦،سنن ابن ماجه، حديث :١٠٠٥، و إسناده حسن.

[إن الله وملائكته يصلون على الذين يصلون الصفوف]❶

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں ملانے والوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من وصل صفا وصله الله ،ومن قطع صفا قطعه الله]❷

”جس شخص نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملاتا ہے اور جس نے صف کو توڑا اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔“

❶ مسند أحمد: ٦٧/٦، سنن ابن ماجه، حديث: ٩٩٥. ❷ سنن أبي ابوداود، حديث: ٦٦٦، سنن النسائی ، حديث: ٨٢٠، و المستدرك للحاكم: ٢١٣/١.

اِفتتاح نماز

انسان کی اپنے رب سے مناجات

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إن أحدكم إذا صلى يناجي ربه فلا يتفلن عن يمينه ولكن تحت قدمه اليسرى] ❶

''تم میں سے جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنے سامنے ہرگز نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سستی کی حالت میں نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خوش دلی، اشتیاق اور ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، کیونکہ نماز میں انسان اپنے رب سے گفتگو کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، اس کی دعا کو قبول کرتا ہے، پھر یہ آیت تلاوت کرتے:

﴿وَاذا قامُوا الى الصَّلوة قامُوا كُسَالى﴾ (النساء: ١٤٢) ❷

''اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔''

نماز میں عجز وانکسار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ o الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ o﴾

''یقیناً فلاح پائی ایمان والوں نے، جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔'' ❸

❶ صحيح البخاري، حديث:٥٣١ ❷ تفسير ابن كثير:٧٤٣/١. ❸ المؤمنون:٢،١.

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة،فيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها إلا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يأت كبيرة،وذلك الدهر كله] ❶

''جس آدمی کے پاس نماز کا وقت آ جائے اور وہ اچھے طریقے سے وضو کرے، عاجزی اختیار کرے اور رکوع کرے تو اس کے گذشتہ تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور یہ اجر ہر وقت ملتا ہے۔''

دعائے استفتاح کی اہمیت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک ایک آدمی نے کہا:

[اَللّٰہُ أَکْبَرُ کَبِیْرًا،وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا،وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَةً وَّأَصِیْلًا]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[عجبت لها فتحت لها أبواب السماء]

'' مجھے اس امر پر تعجب ہوا کہ ان کلمات کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے، میں نے کبھی بھی ان کلمات کو پڑھنا نہیں چھوڑا۔ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہوگیا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور اس نے کہا:

---

❶ صحيح مسلم، حديث:٢٢٨. ❷ صحيح مسلم، حديث:٦٠١.

[اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ]

رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کر لینے کے بعد پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے دوبارہ پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص کہنے لگا: میرا سانس پھولا ہوا تھا یہ کلمات میں نے کہے تھے: آپ ﷺ نے فرمایا:

[لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها أيهم يرفعها] [1]

''میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو اٹھانے کے لئے آپس میں جلدی کر رہے تھے کہ کون اسے جلدی لے کر جاتا ہے۔''

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی تقسیم کر دی ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات کا رب ہے۔''

اللہ کہتا ہے: [حمدني عبدي]

''میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔''

جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

''نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔''

تو اللہ کہتا ہے: [أثنى عليّ عبدي]

''میرے بندے نے میری ثنا کی ہے۔''

جب بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾

[1] صحيح مسلم، حديث: ٦٠٠.

"روزِ جزا کا مالک ہے۔"

تو اللہ کہتا ہے: [مجدنی عبدي]

"میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔"

[أوفوض إلى عبدی]

"یا سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے۔"

جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔"

تو اللہ کہتا ہے: [هذا بينى و بين عبدی ولعبدی ماسأل]

"یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا ہے۔"

جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾

"ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔"

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

"ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا۔"

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾

"جن پر تیرا غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔"

تو اللہ کہتا ہے: [هذا لعبدی ولعبدی ماسأل] [1]

"یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا ہے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ اچانک آسمان سے کچھ ٹوٹنے کی آواز سنی، آپ نے اپنا سر اٹھایا اور کہا

[1] صحيح مسلم، حديث:٣٩٥.

کہ آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ کھلا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا اور اس سے ایک ایسا فرشتہ نیچے اترا ہے جو پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ اس فرشتے نے آ کر السلام علیکم کہا اور رسول رحمت ﷺ کو دو عظیم الشان نوروں کی خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ نور عطا فرمائے ہیں جو آج سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ وہ نور سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا۔ ❶

نماز میں قرآنی آیات کی تلاوت کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أیحب أحدکم إذا رجع إلی أهله أن یجد فیه ثلاث خلفات عظام سمان؟ قلنا:نعم! قال: (فثلاث آیات یقرأ بهن أحدکم في صلاته،خیر له من ثلاث خلفات عظام سمان)] ❷

”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے گھر جائے تو وہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟ ہم نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں تین آیات کی تلاوت کرنا تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔“

تلاوت قرآن مجید کا اجر وثواب

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من قرأ حرفا من کتاب الله فله به حسنة،والحسنة بعشر أمثالها، لا أقول﴿الٓمٓ﴾حرف، ولکن ألف حرف،ولام حرف،ومیم حرف] ❸

”جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کو ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی کا

❶ صحیح مسلم، حدیث:۸۰٦. ❷ صحیح مسلم، حدیث:۸۰۲. ❸ جامع الترمذي:۲۹۱۰.

اجر دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ «الم» ایک حرف ہے بلکہ «الف» ایک حرف ہے، «لام» ایک حرف ہے اور «میم» ایک حرف ہے۔

امام کے پیچھے آمین کہنے کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا أمن الإمام فأمنوا، فانه من وافق تأمينه تأمين الملائكة، غفر له ما تقدم من ذنبه][1]

"جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو! بے شک جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

امام کے پیچھے [اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ] کہنے کی فضیلت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب امام [سمع الله لمن حمده] کہے، تو تم [اللهم ربنالك الحمد] کہو۔ بے شک جس شخص کے یہ کلمات فرشتوں کے کلمات سے مل گئے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔"[2]

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا، پیچھے مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: [رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ] نماز سے فارغ ہو کر آپ نے پوچھا: یہ کون کلام کر رہا تھا؟ اس آدمی نے کہا: میں! آپ نے فرمایا:

[رأيت بضعة و ثلاثين ملكا يبتدرونها أيهم يكتبها أول][3]

---

[1] صحيح البخاری، حدیث: ۷۸۰۔ [2] صحيح البخاری، حدیث: ۷۹۶۔

[3] صحيح البخاری، حدیث: ۷۹۹۔

''میں نے تمیں سے کچھ زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس دعا کے لئے جلدی کر رہے تھے کہ کون سب سے پہلے لکھتا ہے۔''

سجدوں کے نشانات باقی رہیں گے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں مذکور ہے: ''جب اللہ تعالیٰ جہنمیوں پر رحم کرنے کا ارادہ کریں گے تو فرشتوں کو حکم دیں گے کہ وہ جہنم سے اللہ کی عبادت کرنے والے لوگوں کو نکال لائیں۔ فرشتے ان کو سجود کے نشانات سے پہچان کر نکال لائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات والی جگہ کو جلائے، جہنم کی آگ سجدوں کے نشانات والی جگہ کے سوا ابن آدم کے سارے جسم کو کھا جائے گی۔''[1]

اللہ کے لئے کیے گئے سجدہ کا بدلہ

سیدنا معدان بن ابوطلحہ الیعمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کو ملا اور میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہوجاؤں وہ خاموش ہوگئے۔ میں نے دوبارہ پوچھا، وہ خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا اور تو آپ نے فرمایا تھا:

[عليك بكثرة السجود لله، فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة، وحط عنك بها خطيئة][2]

''تم کثرت سے اللہ کے لیے سجدے کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے میں ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک خطا کم کر دیتے ہیں۔''

سیدنا ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[1] صحيح البخاري، حديث:٨٠٦. [2] صحيح مسلم، حديث:٤٨٨.

رات گزارتا تھا۔ایک رات میں آپ کے لئے وضو کا پانی اور دیگر ضروریات لے کر آیا۔ آپ نے خوش ہوکر کہا:''مانگ لے جو مانگنا ہے۔'' میں نے کہا:''میں جنت میں آپ کی صحبت کا طلب گار ہوں۔'' آپ نے کہا:''کیا اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے؟'' میں نے کہا:''بس یہی چاہیے۔'' تب آپ ﷺ نے فرمایا:

[فأعني على نفسك بكثرة السجود] ❶

''اس مقام کے حصول میں کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کر۔''

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء] ❷

''سجدہ کی حالت میں انسان اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا تم سجدہ میں کثرت سے دعائیں کیا کرو۔''

تشہد کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور تشہد میں کہنے لگے:[السلام على جبريل السلام على ميكائيل السلام على فلان و فلان]''جبریل، میکائیل اور فلاں فلاں پر سلامتی ہو۔'' رسول اللہ ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ بذات خود 'السلام' ہے، جب کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ تشہد میں درج ذیل کلمات کہے:

[اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ......] ❸

---

❶ صحيح مسلم، حديث:٤٨٩. ❷ صحيح مسلم، حديث:١٠١٧.

❸ صحيح البخاري، حديث:٨٣١، وصحيح مسلم، حديث:٤٠٢.

''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں۔اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکات ہوں۔ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

یہ کلمات زمین وآسمان میں موجود اللہ کے ہر صالح بندے کو پہنچ جائیں گے۔

ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تجھے تحفہ نہ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ پر سلام کہنا تو سیکھ لیا ہے،آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: تم کہو:

[اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ][1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت نے فرمایا:

[من صلى عليّ واحدة ،صلى الله عليه عشرا][2]

''جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا،اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔''

تشہد کے بعد دعا کی اہمیت

سیدنا محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی نماز کے تشہد میں یہ دعا کر رہا تھا:

[اللهم إني أسئلك يا الله الواحد الأحد الصمد،الذي لم يلد ولم

[1] صحیح مسلم، حدیث:٤٠٦ . [2] صحیح مسلم،حدیث:٤٠٨.

يولد ولم يكن له كفوا أحد،أن تغفرلي ذنوبي،إنك أنت الغفور الرحيم]

یہ کلمات سن کر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا:

[قد غفر له،قد غفرله،قد غفر له]❶

''بے شک اس کو معاف کر دیا گیا، بے شک اس کو معاف کر دیا گیا، بے شک اس کو معاف کر دیا گیا۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

[اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ]

''اے اللہ! میں عذاب قبر سے، تیری پناہ چاہتا ہوں، مجھے مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھ، مجھے زندگی اور موت کے فتنوں سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! مجھے گناہ کے کاموں اور قرضے سے بچائے رکھ۔''

کسی نے کہا کہ آپ قرضے سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: بندہ جب قرضہ لے لیتا ہے، تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔''❷

❶ مسند أحمد:٣٣٨/٤، وصحيح ابن خزيمة:٧٢٤. ❷ سنن أبي داود،حديث:٨٨٠

فرض نمازوں کی فضیلت کا بیان

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[أرأيتم لو أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا،ما تقول: ذلك يبقى من درنه؟][1]

" تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی آدمی کے گھر کے سامنے سے نہر گزرتی ہو اور وہ آدمی اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے کہا: نہیں! اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔"

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[فذلك مثل الصلوات الخمس،يمحو الله بهن الخطايا]

"پانچوں نمازوں کی بھی یہی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ساتھ انسان کے تمام گناہوں کو صاف (اور معاف) کر دیتا ہے۔"

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی شخص فتنے سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث جانتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! میں جانتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لایے! آپ فتنے سے متعلق احادیث یاد کرنے میں ایک بہادر آدمی ہیں۔ میں نے کہا:

[فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره،تكفرها الصلاة والصوم

[1] صحيح البخاري، حديث :٥٢٨،وصحيح مسلم، حديث:٦٦٧ .

والصدقة والأمر بالمعروف والنهي......][1]

''آدمی کا اپنے اہل وعیال، مال اور پڑوسیوں کے فتنے میں مبتلا ہو جانے کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے......''

یعنی آدمی جب ان فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو ان کا گناہ ختم کرنے کے لئے وہ نماز پڑھے، روزہ رکھے، صدقہ کرے، کیونکہ یہ اعمال حسنہ ان گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''ایک آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا۔ اب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کی خبر دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰاكِرِيْنَ﴾ (هود: ١١٤)

''نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر، درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کو یاد رکھتے ہیں۔''

اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آیت میرے بارے میں خاص ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لجميع أمتي كلهم] ''میری پوری اُمت کے لئے ہے۔''[2]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، كفارة لما بينهن، ما لم تغش الكبائر][3]

---

[1] صحیح البخاری، حدیث: ٥٢٥، وصحیح مسلم، حدیث: ١٤٤. [2] صحیح البخاری، حدیث: ٥٢٦. [3] صحیح مسلم، حدیث: ٢٣٣.

"پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔"

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من أتم الوضوء كما أمره الله تعالى، فالصلوات المكتوبات كفارات لما بينهن] ❶

"جس شخص نے حکم الٰہی کے مطابق مکمل وضو کیا تو اس کی فرض نمازیں (ایک نماز سے دوسری نماز تک ہونے والے) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔"

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[خمس صلوات كتبهن الله على العباد، فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد أن يدخله الجنة، ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد إن شاء عذبه، وإن شاء أدخله الجنة] ❷

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص (روز قیامت) ان نمازوں کو لے کر اس حالت میں آیا کہ اس نے ان نمازوں کو ہلکا جانتے ہوئے نہ تو کوتاہی کی ہوگی اور نہ ہی ان کو ضائع کیا ہوگا تو ایسے شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص مذکورہ حالت میں نہ آیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔"

---

❶ صحيح مسلم، حديث: ٢٣١۔ ❷ سنن أبي داود، حديث: ١٤٢٠، وسنن النسائي، حديث ٤٦٢، ومسند أحمد: ٥/٣١٥

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[الصلاة على وقتها] ''نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔''

میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[بر الوالدين] ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔''

میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا:

[الجهاد في سبيل الله] ''جہاد فی سبیل اللہ۔'' [1]

نماز کے محافظ شخص کے لئے خوشخبری

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

[من حافظ عليها، كانت له نورا و برهانا و نجاة يوم القيامة، ومن لم يحافظ عليها، لم يكن له نور ولا برهان ولا نجاة، وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وأبي بن خلف] [2]

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، قیامت کے دن نماز اس کے لئے نور، برہان اور نجات ہوگی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی، نماز اس کے لئے نہ نور ہوگی نہ برہان ہوگی اور نہ ہی نجات ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن، قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ کھڑا ہوگا۔''

---

[1] صحيح البخاري، حديث:٥٢٧، وصحيح مسلم، حديث:٨٥.

[2] مسند أحمد:١٦٩/٢، و صحيح ابن حبان، حديث:١٤٦٥.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح، وإن فسدت فقد خاب وخسر، فإن انتقص من فريضته شيء، قال الرب عزوجل: انظروا هل لعبدي من تطوع ؟ فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك][1]

"قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب و کتاب ہوگا۔ اگر اس کی نماز درست ہوگی تو وہ شخص کامیاب و کامران ہوگیا اور اگر نماز میں خلل پڑ گیا تو وہ شخص خسارے کا شکار ہوگیا، جب بندے کے فرائض میں کمی واقع ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میرے بندے کے پاس نوافل نہیں ہیں؟ پس ان نوافل کے ساتھ فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا، پھر یہی معاملہ دیگر اعمال کے ساتھ بھی کیا جائے گا۔

نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ نے (چودھویں کے) چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا:

[إنكم سترون ربكم، كما ترون هذا القمر، لا تضامون في رؤيته، فإن استطعتم أن لا تغلبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا][2]

"عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو

[1] سنن أبي داود، ٨٦٤، ومسند أحمد ١٠٣/٤، جامع الترمذي، حديث:٤١٣، واللفظ له، وقال حديث حسن. [2] صحيح البخاري، حديث :٥٥٤، صحيح مسلم، حديث:٦٣٣.

جس کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مشکل محسوس نہیں ہو رہی ہے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں سے مغلوب نہ ہو جاؤ تو ضرور ایسا کرو، پھر آپ نے یہ قرآنی آیت پڑھی:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾ (ق:٣٩)

''اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار، ويجتمعون في صلاة الفجر، وصلاة العصر، ثم يعرج الذين باتوا فيكم، فيسألهم ربهم، وهو أعلم بهم، كيف تركتم عبادي؟ فيقولون: تركناهم وهم يصلون، وأتيناهم وهم يصلون] ❶

''دن اور رات کے فرشتے تمہارے پاس یکے بعد دیگرے آتے جاتے رہتے ہیں اور وہ نماز فجر اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں، پھر رات کے فرشتے آسمانوں کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تم میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: ہم ان کو نماز کی حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ حالت نماز میں تھے۔''

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من صلّى البردين دخل الجنة] ❷

❶ صحيح البخاري، حديث:٥٥٥، وصحيح مسلم، حديث:٦٣٢.

❷ صحيح البخاري، حديث:٥٧٤.

"جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

سیدنا عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[لن يلج النار أحد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها] ❶

"جس شخص نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نماز پڑھی وہ ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا۔"

سیدنا ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مخمص (راستے کا نام ہے) میں نماز عصر پڑھائی اور فرمایا:

[إن هذه الصلاة عرضت علىّ من كان قبلكم فضيعوها، فمن حافظ عليها كان له أجره مرتين ولا صلاة بعدها حتى يطلع الشاهد] ❷

"یہ نماز پہلی قوموں پر پیش کی گئی، انہوں نے اس کو ضائع کردیا۔ جس شخص نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو دوگنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد ستارہ طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔"

نماز عشاء اور نماز فجر کی فضیلت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إن أثقل صلاة على المنافقين صلاة العشاء وصلاة الفجر، ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوا] ❸

"بے شک منافقین پر بھاری ترین نماز، نماز فجر اور نماز عشاء ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان میں (کیا اجر وثواب) ہے تو وہ ضرور آئیں اگرچہ انھیں گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔"

❶ صحیح مسلم، حدیث: ٦٣٤۔ ❷ صحیح مسلم، حدیث:٨٣٠۔

❸ صحیح مسلم، حدیث:٦٥١۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[من صلّى العشاء في جماعة،فكأنما قام نصف الليل،ومن صلى الصبح في جماعة،فكأنما صلى اللّيل كلّه][1]

''جس شخص نے نماز عشاء باجماعت ادا کی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے نماز فجر (بھی) باجماعت ادا کی، اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔''

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من صلى الصبح فهو في ذمة الله][2]

''جس شخص نے نماز فجر باجماعت ادا کی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔''

❶ صحيح مسلم، حديث:٦٥٦. ❷ صحيح مسلم، حديث:٦٥٧.

نماز کے بعد کی دعائیں

تسبیح ،تحمید اور تکبیر کہنے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء مہاجرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا:

''مالدار صحابہ بلند درجات اور دائمی نعمتوں کے مالک بن گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: وہ ہماری مانند نماز پڑھتے ہیں، ہماری مانند روزے رکھتے ہیں، وہ صدقہ بھی کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أفلا أعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم،وتسبقون به من بعدكم،ولا يكون أحد أفضل منكم إلا من صنع مثل ما صنعتم»

''کیا میں تمہیں ایسی شے نہ بتاؤں کہ اس کے ساتھ تم سبقت لے جانے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے سبقت لے جاؤ اور تم سے زیادہ افضل کوئی نہ ہو مگر وہی شخص جو تمہاری مانند عمل کرے۔''

صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[تسبحون، وتكبرون، وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة]

''تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔''

(راوی) ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آئے اور کہا: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ وظیفہ سن لیا ہے اور وہ بھی ہماری مانند یہ وظیفہ کرنے لگے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: [ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء]
''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''[1]

سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[معقبات لا يخيب قائلهن،أو فاعلهن،دبر كل صلاة مكتوبة، ثلاث وثلاثون تسبيحة، ثلاث وثلاثون تحميدة،أربع وثلاثون تكبيرة][2]

''ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے والا خسارے میں نہیں رہتا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من سبح الله في دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين،وحمد الله ثلاثا وثلاثين، وكبر الله ثلاثا وثلاثين،فتلك تسعة وتسعون،وقال تمام المائة:لا إله إلا الله وحده لا شريك له،له الملك وله الحمد،وهو على كل شيء قدير][3]

''جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا۔ یہ ٹوٹل ۹۹ ہو گئے اور ۱۰۰ پورا کرنے کے لئے ایک مرتبہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] کہا۔ اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] صحيح مسلم، حديث:٥٩٥. [2] صحيح مسلم، حديث:٥٩٦.
[3] صحيح مسلم، حديث:٥٩٧.

[من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة مكتوبة، لم يحل بينه وبين دخول الجنة إلا الموت][1]

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے، اس کے اور جنت کے درمیان سوائے موت کے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔''

شیطان سے محفوظ ہونے کا طریقہ

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہے:

[لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ][2]

اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس برائیاں معاف کردی جاتی ہیں، دس درجات بلند کردیے جاتے ہیں اور چار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر اجروثواب ملتا ہے اور شام تک شیطان سے محفوظ ہوجاتا ہے اور جس شخص نے شام کے وقت یہی کلمات کہے اس کے لیے بھی وہی اجر ہے جو صبح کے وقت کہنے والے کے لئے ہے۔''

❁❁○❁❁

[1] عمل اليوم والليلة لابن السني:١٢٤. [2] مسند أحمد:٥/٤١٥.

نماز کے بعد نماز کے لیے مسجد میں بیٹھنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا يزال أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة تحبسه، لا يمنعه أن ينقلب إلى أهله إلا الصلاة][1]

''نماز کا انتظار کرنے والا نماز کے حکم میں ہی ہے، کیونکہ اس کو سوائے نماز کے کوئی چیز گھر جانے سے روکنے والی نہیں ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[لا يزال العبد في صلاة ما كان في مصلاه ينتظر الصلاة، وتقول الملائكة: اللهم اغفر له، اللهم ارحمه، حتى ينصرف أو يحدث][2]

''جب تک آدمی نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے، وہ نماز کے حکم میں ہی رہتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو معاف فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما! یہاں تک کہ وہ چلا جائے یا بے وضو ہو جائے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھی، جانے والے کچھ لوگ چلے گئے اور پیچھے رہ جانے والے کچھ لوگ بیٹھے رہے۔ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھولا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أبشروا، هذا ربكم قد فتح بابا من أبواب السماء يباهي بكم الملائكة، يقول: انظروا إلى عبادي قد قضوا فريضة وهم

---

[1] صحيح البخاري، حديث:٦٥٩. [2] صحيح مسلم، حديث:٦٤٩.

ينتظرون أخرى» ❶

"خوش ہو جاؤ! تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے اور وہ فرشتوں کے ساتھ تمہارے اوپر فخر کر رہا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو! جنھوں نے ایک فرض نماز پڑھ لی ہے اور وہ دوسری کے انتظار میں ہیں۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا ويرفع به الدرجات؟]

"کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں، جس سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے اور اس کے درجات بلند ہو جائیں؟"

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: کیوں نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[وانتظار الصلاة بعد الصلاة، فذلكم الرباط] ❷

"نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا، یہی رباط ہے۔"

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[القاعد على الصلاة كالقانت ويكتب من المصلين من حين يخرج من بيته حتى يرجع إلى بيته] ❸

"نماز کے لیے بیٹھنے والا شخص قیام کرنے والے کی مانند ہے۔ اسے گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپس گھر آنے تک اللہ کے ہاں نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔"

مسجد سے محبت کرنے والوں کے لیے خوشخبری

سیدنا ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو لکھا:

❶ سنن ابن ماجه: ٨٠١، ومسند أحمد: ١٨٧/٢. ❷ صحيح مسلم، حديث: ٢٥١.

❸ صحيح ابن خزيمه، حديث: ١٤٩٢، والمستدرك للحاكم: ٢١١/١.

”اے میرے بھائی! مسجد تیرا گھر ہونا چاہئے، بے شک میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

[المسجد بيت كل تقي ،ضمن الله عزوجل لمن كان المسجد بيته بالروح والرحمة والجواز على الصراط إلى رضوان الله إلى الجنة][1]

”مسجد ہر متقی شخص کا گھر ہے اور جس شخص نے مسجد کو اپنا گھر بنالیا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور پل صراط سے گزار کر جنت لے جانے کا وعدہ کیا ہے۔“

طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنے کا ثواب

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من صلى الفجر في جماعة، ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين ،كانت له كأجر حجة وعمرة][2]

”جس شخص نے نماز فجر باجماعت ادا کی اور طلوع آفتاب تک مسجد ہی میں بیٹھا رہا، پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی، اس کے لیے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔“

❁❁○❁❁

[1] مجمع الزوائد:٢/٢٢، والمعجم الكبير للطبراني :٦/٢٥٤. [2] جامع الترمذي، حديث: ٥٨٦.

مسجد سے واپسی

قدموں کو لکھ لیا جاتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من راح إلى مسجد جماعة، فخطوتاه: خطوة تمحو سيئة، وخطوة تكتب حسنة، ذاهبا وراجعا] ❶

''جو شخص مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے اس کے قدموں کو شمار کرلیا جاتا ہے، ہر قدم پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک برائی مٹا دی جاتی ہے اور اس کے مسجد کی طرف جانے اور واپس لوٹنے کے تمام قدموں کو لکھا جاتا ہے۔''

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد سے انتہائی دور رہتا تھا اور اس سے کوئی نماز خطا نہیں ہوتی تھی۔ اس کو کہا گیا: آپ گدھا کیوں نہیں خرید لیتے تاکہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہوکر آسانی سے مسجد میں آجایا کریں؟ اس نے کہا: مجھے مسجد کے قریب رہنا پسند نہیں ہے، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد میں آنے اور جانے کے میرے قدموں کو اللہ کے ہاں لکھ لیا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سارے قدم جمع کر لئے ہیں۔'' ❷

مسجد کے ساتھ دل لگانے والے کے لیے خوشخبری

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله: الإمام العادل،

---

❶ مسند أحمد:٢/٣٨٠، وسنن أبي داود، حديث: ٥٦٤ والمستدرك للحاكم:١/٢٠٨، ٢٠٩.

❷ مسند أحمد:٢/١٧٢، صحيح ابن حبان، حديث:٢٠٣٧. صحيح مسلم، حديث:٦٦٣.

وشاب نشأ في عبادة ربه، ورجل قلبه معلق بالمسجد، ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل طلبته امرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله، ورجل تصدق أخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه] ❶

''سات آدمی ایسے ہیں، جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا، ان کو اللہ تعالیٰ اپنا سایہ نصیب فرمائیں گے۔ عادل حکمران اور وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں پرورش پائی اور وہ شخص جس کا دل مساجد کے ساتھ لٹکا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو آپس میں فقط اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی پر جمع ہوئے اور اس پر علیحدہ ہوگئے، اور وہ شخص جس کو حسین وجمیل، حسب ونسب والی عورت نے اپنی طرف بلایا اور اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے خفیہ صدقہ کیا، حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

❶ صحیح البخاری، حدیث:٦٦٠

گھر میں آمد

گھر میں داخل ہوکر دو رکعت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[إذا دخلت منزلك فصل ركعتين تمنعانك مدخل السوء، وإذا خرجت من منزلك فصل ركعتين تمنعانك مخرج السوء] ❶

''جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں تو دو رکعات نماز ادا کریں، یہ آپ کو برے داخلے سے محفوظ رکھیں گی اور جب اپنے گھر سے باہر نکلیں تو دو رکعات نماز ادا کریں، یہ آپ کو برے نکلنے سے محفوظ رکھیں گی۔''

گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لینا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[إذا دخل الرجل بيته، فذكر الله عند دخوله وعند طعامه، قال الشيطان: لا مبيت لكم ولا عشاء، وإذا دخل فلم يذكر الله عند دخوله، قال الشيطان: أدركتم المبيت، وإذا لم يذكر الله عند طعامه قال: أدركتم المبيت والعشاء] ❷

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے، تو شیطان (اپنے دیگر ساتھیوں کو) کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لئے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی کھانا ہے اور جب کوئی شخص گھر میں

❶ مسند البزار: ٧٤٦/ زوائد، قال الهيثمي في مجمع الزوائد: ٢٨٤/٢، رجاله موثوقون.

❷ صحيح مسلم، حديث: ٢٠١٨.

داخل ہوتے وقت یا کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان (اپنے دیگر ساتھیوں کو) کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لیے کھانا بھی میسر ہے اور رات گزارنے کی جگہ بھی ہے۔''

گھر میں داخل ہوکر السلام علیکم کہنے کی فضیلت

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ثلاثة كلهم ضامن على الله،إن عاش رزق وكفي،وإن مات أدخله الله الجنة:من دخل بيته فسلم فهو ضامن على الله،ومن خرج إلى المسجد فهو ضامن على الله،ومن خرج في سبيل الله فهو ضامن على الله][1]

'' تین آدمی ایسے ہیں، جن کا اللہ پر ذمہ ہے۔ اگر وہ زندہ رہیں تو کفایت کر جانے والا رزق دیے جاتے ہیں اور اگر فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوا اور 'السلام علیکم' کہا وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ جو شخص مسجد کی جانب نکلا وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔''

[1] الأدب المفرد، حديث:١٠٩٤، وسنن أبي داود، حديث: ٢٤٩٤، وصحيح ابن حبان، حديث:٤٩٩ واللفظ له.

نماز باجماعت کی فضیلت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[صلاة الجماعة أفضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة][1]

''نماز باجماعت کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[فضل صلاة الرجل في الجماعة على صلاته وحده بضع وعشرون درجة][2]

''آدمی کی باجماعت نماز، تنہا نماز ادا کرنے سے بیس سے کچھ درجے زیادہ افضل ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ آدمی کی باجماعت نماز کا ثواب گھر یا بازار میں تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ ہے۔[3]

باجماعت نماز پڑھنے کی کوشش کرنے کا ثواب

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من توضا فأحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا أعطاه الله عزوجل مثل أجر من صلاها وحضرها لا ينقص ذلك من أجرهم شيئا][4]

''جس آدمی نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے نکل پڑا، اس نے لوگوں کو اس حالت میں پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں۔ اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نماز باجماعت کا اجر عطا کریں گے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''

---

[1] صحیح مسلم، حدیث:٦٥٠. [2] مسند أحمد:١/٣٨٢، وكشف الأستار، حديث:٤٥٥.
[3] صحيح البخاري، حديث: ٦٤٧ [4] مسند أحمد:٢/٣٨٠، وسنن أبي داود، حديث: ٥٦٤ والمستدرك للحاكم ١/٢٠٨، ٢٠٩

نماز جمعہ کے فضائل

سیدنا عبایہ بن رفاعۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابوعبس رضی اللہ عنہ ملے اور میں نمازِ جمعہ کے لیے جا رہا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[من اغبرت قدماه في سبيل الله حرمه الله على النار] ❶

"جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان، مكفرات ما بينهن إذا اجتنبت الكبائر] ❷

"پانچوں نمازیں، جمعہ، جمعہ تک اور رمضان، رمضان تک، ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[من اغتسل، ثم أتى الجمعة، فصلى ما قدر له، ثم أنصت حتى يفرغ من خطبته، ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الأخرى، وفضل ثلاثة أيام] ❸

"جس آدمی نے غسل کیا اور نمازِ جمعہ کے لیے آ گیا، پھر حسب استطاعت نماز پڑھی اور خاموشی سے بیٹھ گیا، حتیٰ کہ خطبہ سے فراغت کے بعد نماز باجماعت ادا کی، اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کو

---

❶ صحيح البخاري، حديث:٩٠٧. ❷ صحيح مسلم، حديث:٢٣٣.

❸ صحيح مسلم، حديث:٨٥٧.

معاف کر دیا جاتا ہے اور مزید تین دنوں کے گناہوں کو بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔"

ہر قدم کے بدلے میں اجر وثواب

سیدنا اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[من غسل يوم الجمعة واغتسل، ثم بكر وابتكر، ومشى ولم يركب، ودنا من الإمام، فاستمع ولم يلغ، كان له بكل خطوة عمل سنة، أجر صيامها وقيامها] ❶

"جس شخص نے جمعہ کے دن خود غسل کیا اور کروایا اور اول وقت پر پیدل چل کر مسجد میں چلا گیا اور سواری پر سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ سنا اور کوئی لغو کام نہ کیا، اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک سال کے صیام و قیام کا اجر وثواب ہے۔"

جلدی جانے کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة، ثم راح، فكأنما قرب بدنة، ومن راح في الساعة الثانية، فكأنما قرب بقرة، ومن راح في الساعة الثالثة، فكأنما قرب كبشا أقرن، ومن راح في الساعة الرابعة، فكأنما قرب دجاجة، ومن راح في الساعة الخامسة، فكأنما قرب بيضة، فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر] ❷

❶ سنن أبي داود، حديث:٣٤٥، جامع الترمذي: ٤٩٦ ❷ صحيح البخاري، حديث:٨٨١ و صحيح مسلم، حديث:٨٥٠.

”جس آدمی نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر پہلی گھڑی میں مسجد چلا گیا، گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو آدمی دوسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے گائے کی قربانی کی اور جو آدمی تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو آدمی چوتھی گھڑی میں گیا گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو آدمی پانچویں گھڑی میں گیا گویا اس نے انڈے کی قربانی کی۔ جب امام نکل آتا ہے تو فرشتے بیٹھ کر خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں۔“

سیدنا علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جمعہ کے لیے گیا، جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے آ چکے ہیں تو فرمایا: میں چاروں میں سے چوتھا ہوں اور چوتھا آدمی زیادہ دور نہیں ہوتا، پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

[إنّ الناس يجلسون من الله يوم القيامة على قدر رواحهم إلى الجمعات، الأول، ثم الثاني، ثم الثالث، ثم الرابع][1]

”قیامت کے دن لوگ نماز جمعہ کو جانے کی ترتیب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے قریب بیٹھیں گے۔ پہلے آنے والا پہلے نمبر پر، پھر دوسرا، تیسرا اور چوتھا۔“

[1] السنة لابن أبي عاصم: ٦٣٣، وسنن ابن ماجه: ١٠٩٤.

نمازِ تہجد کی فضیلت

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم مبارک یا (یہ کہا کہ) پنڈلیوں پر ورم آجاتا۔ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے: ''کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[ینزل ربنا تبارك و تعالیٰ كل ليلة إلى سماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول: من يدعوني فاستجيب له؟ من يسألني فاعطيه؟ من يستغفرني فاغفرله؟] ❷

''اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصے میں آسمان دنیا پر آتا ہے اور کہتا ہے! کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بہن (سیدہ حفصہ) نے رسول اللہ سے میرا ایک خواب بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل] فكان عبد الله يصلى من الليل] ❸

---

❶ صحيح البخاري، التهميد، باب قيام النبى الليل حتى ترم قدماه،حديث:١١٣٠.

❷ صحيح البخاري، التهجد، باب الدعا والصلاة من آخر الليل حديث: ١١٤٥.

❸ صحيح البخاري، التهجد، باب فضل من تعار من الليل فيصلى، حديث:١١٥٧.

"عبداللہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے، کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا۔ سیدنا عبداللہ اس کے بعد رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وأيقظ امرأته ، فان أبت نضح في وجهها الماء، رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وأيقظت زوجها فان أبى نضحت في وجهه الماء] ❶

"اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو جگاتا ہے اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی اور اپنے شوہر کو جگاتی ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

[إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو صلى ركعتين جميعاً كتب له في الذاكرين والذاكرات] ❷

"جب شوہر اپنی اہلیہ کو رات کے وقت جگاتا ہے اور دونوں نماز پڑھتے یا دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو ان کا اندراج [ذَاكِرِينَ وَذَاكِرَات] میں کر دیا جاتا ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص رات کو نماز ادا کرتا ہو مگر کسی رات اس پر نیند غالب آ جائے تو اس کے لیے اس کی نماز کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور نیند اس کے لیے صدقہ ہوتی ہے۔" ❸

❁❁❁❁❁

---

❶ سنن أبي داود:۱۳۰۸. ❷ سنن أبي داود:۱۳۰۹. ❸ سنن أبي داود:۱۳۱٤.

خاتمہ

یہ فضائل اس شخص کے لیے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اوّل وقت پر نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشی ہو اور وہ اپنے اعمال میں محنت ومشقت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ان اعمال کی قبولیت کی بھی دعا کرتا رہتا ہو اور اپنے اعمال سے دھوکا نہ کھاتا ہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

[لا تغتروا] ❶

''اپنے اَعمال کی قبولیت کے دھوکے میں نہ پڑو۔''

کیونکہ کوئی بھی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کا عمل بارگاہ الٰہی میں قبول ہوا ہے یا رد کر دیا گیا ہے۔ اعمال کی قبولیت کی بنیادی شرط تقویٰ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المآئدہ:٢٧)

''اللہ تو متقیوں سے ہی قبول کرتا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین عبادت کرنے میں خوب محنت کرتے تھے، لیکن اپنی عبادت کی عدمِ قبولیت سے ڈرتے بھی رہتے تھے کہ کہیں ان کے نیک اعمال کو رد نہ کر دیا جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَآ اٰتَوا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ (المؤمنون٢٣:٦٠)

''اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں، اور ان کے دل کانپ رہے ہوتے ہیں۔''

---

❶ صحيح البخاري، حديث: ٦٤٣٣.

کہ کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

[لا یا بنت صدیق، ولکنھم الذی یصومون، ویصلون ویتصدقون، وھم یخافون أن لا یقبل منھم أُوْلٰئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ] ❶

''نہیں اے صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں اور وہ ڈرتے ہی رہتے ہیں کہ کہیں ان کے اعمال رد نہ کر دیے جائیں۔ یہ لوگ نیکیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انھیں پا لینے والے ہیں۔''

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''عمل سے زیادہ عمل کی قبولیت کا اہتمام کرو، بے شک کوئی بھی عمل تقوی کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔'' ❷

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر مجھے یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک نماز قبول کر لی ہے تو یہ امر میرے لیے دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ تو متقیوں سے ہی قبول کرتا ہے۔'' ❸

ہشام بن یحییٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کہا: اس کو ایک دینار دے دو تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا:

''اے ابو جان! اللہ تعالیٰ آپ سے یہ (صدقہ) قبول فرمائے۔''

❶ جامع الترمذی، حدیث:۳۱۷۵. ❷ الاخلاص والنیة لابن أبی الدنیا:۱۰. ❸ تفسیر ابن کثیر: ۸۵/۳، المائدة:۲۷.

تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر میں جان لوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا ایک سجدہ یا ایک درہم کا صدقہ قبول کر لیا ہے تو موت سے غائب ہو، مجھے زیادہ محبوب نہ ہو، کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ کس سے قبول کرتا ہے؟ اللہ تو متقیوں ہی سے قبول کرتا ہے۔''[1]

ہمام بن یحییٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کونسی چیز آپ کو رلا دیتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک آیت مجھے رلا دیتی ہے۔ پوچھا گیا: کون سی آیت؟ انہوں نے کہا: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (تاريخ دمشق:٢٦/٣٣)

عبدالعزیز بن ابورواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے ان کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ وہ نیک عمل کرنے میں بھرپور محنت کرتے ہیں۔ جب وہ نیک عمل کر لیتے ہیں تو عدم قبولیت کا ان پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔''[2]

انسان کو چاہیے کہ نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ اعمال کی قبولیت کی دعا بھی کرتا رہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام جب بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے تو ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کر رہے تھے: ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ حضرت وھیب بن الورد رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی اور روتے ہوئے کہنے لگے: اے اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام! آپ بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرنے کا عظیم الشان عمل سرانجام دینے کے باوجود ڈر رہے ہیں کہ کہیں اللہ کے ہاں یہ عمل غیر مقبول نہ ہو جائے۔[3]

ثابت رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مطرف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

«اللهم تقبل مني صلاة يوم، اللهم تقبل مني صوم يوم، اللهم اكتب لي حسنة، ثم يقول: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾

''اے اللہ! مجھ سے ایک دن کی نماز قبول کر لے۔ اے اللہ! مجھ سے ایک دن کا

---

[1] التمهيد لابن عبد البر:٤/٢٥٦. [2] لطائف المعارف، ص٣٧٦. [3] تفسير ابن كثير:١/٤٢٧.

روزہ قبول کر لے، اے اللہ! میرے لیے ایک نیکی لکھ دے، پھر فرماتے: اللہ متقیوں ہی سے قبول کرتا ہے۔"❶

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مجھے اور سب مسلمانوں کو خلوص عطا فرمائے، نیک اعمال کی توفیق دے اور ہمارے تمام اعمال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔ آمین

[وصلى الله على محمد وآله وصحبه أجمعين]

❁❁○❁❁

---

❶ المصنف لابن أبي شيبة، حديث: ١٦٩٧٠.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ، يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو تمہارا کیا گمان ہے کہ اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں! اس کے جسم پر کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی بھی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

(صحيح البخاري:528، وصحيح مسلم:667)

فلاحِ مسلم فاؤنڈیشن، راولپنڈی